Scanned by CamScanner

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط الآئیہ

قہر یزدانی
برسرِ
دجال قادیانی

مؤلفہ

استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا **گل محمد سیالوی** صاحب مدظلہٗ

فرمائش

سید السادات محترم مبارک علی شاہ صاحب سگھر

ملک عبید الرحمٰن صاحب پچنند

باہتمام

دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ
رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال

نام کتاب	---------	قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی
مصنف	---------	علامہ گل محمد سیالوی
نظر ثانی	---------	حافظ مولانا محمد ممتاز صاحب
ناشر	---------	القمر لائبریری اہتمام بزم رضا، تلہ گنگ ضلع چکوال
کمپوزنگ	---------	عادل ایوب
ایڈیشن	---------	اوّل
تاریخ اشاعت	---------	25/12/2013
قیمت	---------	250

کتاب ملنے کے پتے

۱۔القمر لائبریری دار العلوم ضیاء قمر الاسلام،

زیر اہتمام بزم رضاء ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ

۲۔ادارہ تعلیمات اسلامیہ سید صدیق اکبر مسجد صدیق آباد چوک

۳۔جامع مسجد گلشن رضا جامعہ سلیمانیہ دودھیال

۴۔جامعہ بشیریہ مندیال چوک تلہ گنگ

۵۔جامع مسجد سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا میروی مارکیٹ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الاھداء

اپنی حقیر سی کوشش رحمۃ العالمین ﷺ کی رضاعی والدہ
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پیش
کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جنہیں چار سال تک حضور
ﷺ کو اپنی گود میں لینے کا شرف ملا، جب تشریف لاتیں تو سرکار
سرورعالم ﷺ امی امی میری والدہ تشریف لائیں کہتے ہوئے
استقبال فرماتے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گل محمد سیالوی

''انتساب کاوش''

قارئین بندہ ناچیز وحقیر اپنی حقیر سی اس کاوش ومحنت کو سید المدرسین استاد العلماء علم و حکمت میں مہارت تامہ کے مالک محقق اہلسنت وجماعت پیکر اخلاص ومحبت نمونۂ یادگارِ اسلافِ اہلسنت سپۂ سالارِ اہلسنت محافظ مدارس اہلسنت پاسبانِ مسلکِ رضاء میری مراد فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی، ناظم اعلیٰ شمس العلوم نارتھ ناظمہ آباد کراچی وناظم اعلیٰ امتحاناتِ تنظیم المدارس اہلسنت وجماعت پاکستان جن سے حصول علم وشفقتوں کی وجہ سے آج اس مادہ پرستی کے دور میں اس مشکل عنوان پر قلم اٹھانے کی جسارت کی ہے۔ اور اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے استاد محترم کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استادِ محترم کی محنت وشفقت ومحبت کے سبب مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس پُرفتن دور میں دین متین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر تادیر زندگی قائم ودائم فرمائے اور آپ کو حیات خضری عطاء فرمائے آمین۔

احقر اہلسنت

علامہ الحاج گل محمد سیالوی صاحب

خادم دار العلوم ضیاء قمر السلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال

"عرض ناشر"

قارئین کرام، جو کام خلوص نیت سے کیا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دوام بخشتا ہے اور اس کو مقبول عام فرماتا ہے۔ اور جو کام ریا کاری و دکھلاوے کی غرض سے کیا جاتا ہے چند دن کی چمک دمک واہ واہ دکھائی دیتی ہے لیکن پھر نشان تک مٹ جاتا ہے کوئی نام تک لینے والا نہیں نظر آتا۔

مشہور ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب مؤطاء امام مالک کتاب لکھی تو لوگوں نے کہا حضرت باقی علماء و محدثین نے بھی کتابیں لکھیں ہیں اور آپ نے بھی کتاب لکھی ہے اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو وقت بتائے گا کہ کس نے کتاب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لکھی ہے اور کسی نے اپنی علمی وجاہت کو دیکھانے کی خاطر لکھی ہے۔

زمانہ صدیوں کو محیط ہے آج بھی مؤطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت باقی ہے ہمیشہ سے یہ اصول چلا آ رہا ہے جو کام ہم نے کرنا تھا وہ ہم کر نہیں سکے اکابر اہلسنت نے زندگی بھر اپنے آپ کو چھپایا یہی وجہ ہے کہ آج اس دنیا کو چھوڑ جانے کے بعد بھی ان کا نام ان کا کام نمایاں نظر آ رہا ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی مناظر اہلسنت استاد العلماء خطیب پاکستان فخر المدرسین حضرت علامہ الحاج مولانا گل محمد سیالوی صاحب کی عظیم شخصیت ہے سرزمین تلہ گنگ کے مسلمان صدیوں بعد بھی استاد محترم کی مذہبی و دینی خدمات مساجد کی آبادی تدریسی سرگرمیوں اور تحریر و تقریر میں جو کاوشات سرانجام دے رہے ہیں ان کو یاد رکھیں گے انشا اللہ العزیز دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عوام اہلسنت کے سروں پر قائم فرمائے آمین

(اراکین بزم رضا ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال)

ھدیہ تشکر

ازبحرِ منیر، علامہ منیرعباس چشتی گولڑوی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔

امابعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی ایک بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں (سورۃ الاحزاب 40)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق بذات خود حضور نبی کریم ﷺ نے بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ ارشادات فرمادیئے، جن میں سے چند بطورِ برکت پیش کرتا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرام کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا۔ مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اہور خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے (مسلم حدیث رقم 4773 بخاری حدیث رقم 3455 ابن ماجہ حدیث رقم 2871)

اس حدیث میں جملہ لانبی بعدی قادیانیت کا رد کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا حصہ سیکون خلفاء فیکثرون وہابیہ کے عقیدہ عدم علم غیب نبی ﷺ کا رد پیش کرر ہا ہے۔ بلکہ یہی جملہ رافضیت کے دانت بھی کھٹے کرر ہا ہے۔

لا تقوم الساعۃ حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے

قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے ،جن میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا (مسلم حدیث رقم 7342 بخاری حدیث رقم 3609)

انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے (مجمع الزوائد حدیث رقم 5855)

یہ تمام تر دلائل قصر مرزائیت میں آگ لگا رہے ہیں ،مگر حیرت ہے کہ دوسری طرف قادیانی ٹیمیں مرزا قادیانی کے گُن گا رہی ہیں ۔**لعنۃ اللہ علی الکذبین۔**

امتِ مسلمہ کے عقائد میں سے ایک اعتقادی مسئلہ ختم نبوت پر مجاہد اہلسنت الحاج علامہ گل محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے قلمِ حق کو جنبش دی، اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے ۔اس موقع پر میں فخر السادات سید مبارک علی شاہ صاحب زید مجدہ (سکھر شریف) کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے علامہ سیالوی صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرا کے مسلمانوں کے عقائد پر پہرہ دینے کا حق ادا کیا ۔ساتھ ساتھ میں بزم رضا تلہ گنگ کے جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں ، جو علامہ سیالوی صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ عقائد کا پرچار کر رہے ہیں ۔اور آخر میں ، میں مشکور ہوں حضرت علامہ محمد ممتاز چشتی صاحب زید علمہ (ڈھوک پٹھان تلہ گنگ) کا جو کتاب کی اشاعت میں کاوشیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید دین کی خدمت کی توفیق دے ۔آمین

محب الفقراء منیر عباس چشتی 8/12/13

Facebook-Munirbbas411@yahoo.com

''اسباب ترتیب کتاب''

تحصیل تلہ گنگ کے قصبہ پچنند میں مرزائی زمیندار برادری ہے پچنند کے ہی رہنے والے ہیں اور زمیندار فیملی کے اہلسنت وجماعت بھی الحمداللہ اکثریت سے موجود ہیں مرزائیت کی طرف سے اہلسنت وجماعت پر مختلف طرف سے حملے ہورہے تھے لٹریچر کے ذریعے غریب آدمیوں کوروپے پیسے کا لالچ دے کر اور آپس میں رشتہ داریاں قائم کر کے ازواج کے رشتے جوڑنے کے ذریعے مختلف طبقہ کے لوگوں کو ورغلاتے ہوئے مرزائی بنانے میں کافی محنت کی جارہی تھی جن کے مقابلے میں مولانا محمد ابراہیم سیالوی صاحب نے اپنے احباب کے تعاون سے پچنند میں تبلیغ کا سلسلہ مرزائیت کے رد میں شروع کیا 2002ء سے آج تک ہرسال تاجدار ختم نبوت کا انعقاد ہوتا رہا ہے 2012ء میں مویشی منڈی کے مقام پر پچنند میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا القمر ویلفیئر سوسائٹی لاہور اور ڈاکٹر ملک بشر احمد صاحب القمر ہسپتال تلہ گنگ انجمن قمر الاسلام دارالعلوم ضیا قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ،ادارہ منہاج القرآن، بزم کاروان عشق مصطفیٰ ﷺ تلہ گنگ انجمن سیفیہ تلہ گنگ تحصیل تلہ گنگ کے مشائخ وعلماء وعوام اہلسنت و جماعت کی انتہائی کاوشوں کے نتیجے میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس پچنند میں کامیاب ہوئی جب کانفرنس ختم ہوئی تو ہر قسم کے تبصرے ہونے لگے مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے نمازِ ظہر مسجد بلال پچنند ہائی سکول کے نزدیک ادا کی مسجد سے باہر آتے ہی مولانا گل محمد سیالوی سے چند احباب کی ملاقات ہوئی سید السادات پیر مبارک حسین شاہ صاحب سگھر، ملک عبیدالرحمان صاحب پچنند سرفہرست ہیں قبلہ پیر صاحب اور ملک صاحب کا کہنا تھا کہ مولانا گل محمد سیالوی صاحب آپ کی تقریر تعارف مرزائیت کے موضوع پر مشتمل انتہائی کامیاب رہی گذارش ہے اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے اگر مدلل قسم کی مختصر مگر جامع کتاب آئندہ سال کانفرنس تک عوام کے ہاتھ آجائے تو

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے سنگ میل ثابت ہو اور مرزائیوں کے ساتھ مسلمانوں کے رشتے ناتے منقطع ہو جائیں سوشل بائیکاٹ کا پروگرام عوام کو دیا جائے تو مسلمانوں کیلئے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ مولانا گل محمد سیالوی نے وعدہ کیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

الحمدللہ استاد محترم مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے وعدہ نبھانے کیلئے سب سے پہلے تو کُتب کا ذخیرہ جمع کیا اس کے بعد حوالہ جات نوٹ کر کے دن رات ایک کر کے اس کتاب کو تحریر کیا دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ مرزائیت کے اخلاقیات میٹھا پن دیکھ کر ہر خاص وعام متاثر ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ اہلِ اسلام میں یہ تڑپ پیدا ہو جائے کہ باطل نظریات والوں کی عادات کو دیکھنے کے بجائے ان کے نظریات وعقائد پر غور فرماتے تو یقیناً کوئی شخص بھی ان سے متاثر نہ ہو پاتا بلکہ نفرت کرتا ایسے گندے ونظریات کی وجہ سے اور خود کو ان کے میل جول سے دامن بچالیتا اور یہ ضروری ہے کہ مرزائیت کے ظاہر کو ہم خوب پہچان کر پوری تحقیق کریں کہ ان کا ظاہر با اخلاق ہے زبان میٹھی ہے اس سے متاثر ہونے کے بجائے مرزائیت کے عقائد ونظریات کی صورت میں باطن پر نظر ڈالیں تو محبت نہیں نفرت ہوگی کیونکہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں مرزائی کرتے ہیں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے عقیدت رکھنے والے کسی صورت پر بھی میل جول رشتے ناتے ہر گز نہیں رکھ سکتے کہ مرزائی مرتد ہیں اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے یہ رشتہ قائم کرنا مؤمنوں کیلئے حرام ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی مرزائیت کیساتھ جوگٹھ جوڑ رکھتے ہیں وہ حرام کے مرتکب ہو کر خود کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

شہزادۂ اہلسنت

صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ سیالوی صاحب

دار العلوم ضیاء قمر الاسلام ملکوال

سرگودھا روڈ، تلہ گنگ، چکوال

باب اوّل

"منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے"

''منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے''

منافقین اور مرزائیوں کی پالیسی مسلمانوں کے ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہِ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین۔

(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور پیچھے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کیساتھ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود مومن نہیں دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

یخادعون اللہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وما یشعرون

(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

تشریح: فریب دینے والوں کی سوچ یہ ہے کہ ہم سب کو فریب دے رہے ہیں لیکن اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں انہیں شعور ہی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

تشریح: وہ بیماری کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ان کی بیماری ہے بظاہر تو

مسلمان نظر آتے ہیں مگر عقائد میں اتنے گندے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عداوت کی آگ سے ہر وقت ان کے دل جلتے رہتے ہیں کبھی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض تو کبھی اختیارات مصطفیٰ علیہ اسلام پر اعتراض ہے یہی حال مرزا قادیانی کا ہے۔

''کلمہ طیبہ میں مرزائیوں کی منافقت''

بظاہر عوام الناس کے سامنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں جب کہ دل اور تنہائی میں لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ ہے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول اللہ بتاتے ہیں العیاذ باللہ

''درود شریف پڑھنے میں منافقت''

الھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ

عبدك المسیح الموعود والمھدی الموعود

وبارك وسلم انك حمید مجید نعوذ باللہ

(ضیاء الاسلام پریس قادیانی رسالہ درود شریف ص ۴۲)

افریقہ میں مرزائیوں کی مرکزی عیدگاہ کی پیشانی پہ یہی کلمہ لکھا ہوا ہے جس کی تصاویر اخبارات میں چھپ چکی ہے اور مرزا ناصر کے دورۂ افریقہ پہ تصویری کتاب Afnca-speak پہ احمدیہ سنٹرل ماسک نائجیریا کا فوٹو موجود ہے وہاں یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔

صحابہ سے مرزا کی دشمنی:

بعض نادان صحابہ کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا نعوذ باللہ: (ضمیمہ نصرت الحق ص ۱۲۰)

ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا کی جوتوں سے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۰ء ۲-۳ صفحہ نمبر ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی مرزا قادیانی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو: (ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

اس قسم کے غلیظ نظریات جو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں لکھے اور اسکے ماننے والے بھی لکھیں کیا اس سے بڑا مرتد کون ہوگا۔

سادہ عوام، چالاک دشمن

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی نوکری اس انداز میں کی کہ مرتد ہو کر واجب القتل ٹھہرا اور سیکورٹی اس قدر کہ کوئی جرأت کر کے اس کو قتل نہ کر پایا حالانکہ وہ مرتد واجب القتل تھا اور اسکے ماننے والوں کا بھی وہی حال ہے۔ دکھ ان علماء پر ہے جو اس وقت بھی مرزا قادیانی کا ساتھ دیتے رہے کبھی بایں معنی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کروڑوں نبی آ جائیں تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا تحذیر الناس میں ہے قارئین یہ پڑھتے آ رہے ہیں اسلام کی تباہی مسلمانوں کی گمراہی کا سبب پاک و ہند میں فرقہ واریت ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کر دیا گیا ہے کہ مسلمان بے بس ہو کر حیران ہے کہ ان حالات میں کس کو صحیح کہیں اور کس کو غلط کہیں دلائل میں سب قرآن ہی پیش کرتے ہیں اور حدیث پاک پیش کرتے ہیں مگر یاد رکھیئے جو لوگ قرآن و حدیث میں معنوی لفظی تحریف کرتے ہیں غداری کرتے ہیں وہ وفا کس سے کر سکتے ہیں مرزا قادیانی نے قرآن پاک میں غداری کی ہے اور احادیث مبارکہ میں افراط تفریط سے کام لیا ہے صرف انگریز کو خوش کر کے دولت کمانے کا چکر تھا مسلمانوں کی تباہی انگریز کے ہاتھوں کیسے ہوئی؟

انگریز کی چال خاص مولویوں کو تنخواہ دے کر خریدا

انگریز کیساتھ مرزا کے خاندان کی وفاداریاں کون نہیں جانتا اور مرزا اکیلا کیا کر سکتا تھا

اس کیساتھ خاص مولویوں کا جتھہ تھا جو انگریز کا تنخواہ دار تھا۔ ظاہر ہے جس کی تنخواہ کھاتے اسی سے وفا کرتے تھے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھاتے ہیں وہ اپنے نبی مکرم علیہ اسلام سے وفا کرتے آرہے ہیں اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے حبیب کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

وہ ہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا اشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ جس مرد درویش نے پوری زندگی ہندوٴں، انگریزوں کی مخالفت کی ہے اور جن بدبختوں نے انگریز سے تنخواہ اور مال ودولت وصول کیا تھا۔ یا اب کرر ہے ہیں وہ انہی کے ساتھ وفادار ہی ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ وفاداری کیسے کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی غدارِ خدا بھی ہے غدارِ مصطفیٰ بھی

اللہ تعالیٰ سب کا خالق بھی رازق بھی ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے غداری کی ہے لکھتا ہے؟

خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب وحلم اور تلخی وشیرینی اور حرکت وسکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک دنیا کا نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشا حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ: پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔

اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِقَ فَخَلَقْتُ آدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

(کتاب البریہ ص ۸۶ تا ص ۸۷ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۴ تا ص ۱۰۵)

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کی مرزا قادیانی توہین کرتا ہوا لکھتا ہے۔

مرزا صاحب کو ان کے خدا کی طرف سے یہ الہام ہے۔ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ اَفْطَرُ اَسْهَرُ وَاَنَام: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا اور افطاری کروں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ (البشری، مجموعہ الہامات مرزا جلد۲ ص ۹۷۔)

ایک اور مقام پر توہین آمیز کلمات لکھتا ہے۔

میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (دافع البلاص ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۸۔)

’’خدا غلطی بھی کرتا ہے‘‘

اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اتیك بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط:

(البشر مجموعۃ الھامات جلد۲ ص ۹۷) میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا اپنے رسول کیساتھ محیط ہوں۔

’’حاصل الکلام‘‘

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ ان کا خدا وہ نہیں جو مسلمانوں کا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا خدا ان تمام عیوب سے پاک و منزہ ہے جو انہوں نے بیان کی ہیں اس خدا کی نہ کوئی مثال ہے نہ کوئی مثیل جب مرزا کا مسلمانوں کے خدا سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے تو عیاں را چہ بیان کے مصداق ان کا اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہ رہا۔ خود مرزا اور ان کے پیرو

کا رضروریات دین کے انکار کے باعث دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے مسلمان فقط وہ ہے جو ضروریات دین کو تمام تر لوازمات وشرائط کے ساتھ مانتا ہو اور جو ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہے جو سرے سے خدا کا ہی انکار کردے بلکہ اپنی ذات میں خدائی صفات پائے جانے کا دعویٰ کرے تو اس کے کفر میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے سو مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں کے کافر ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہوسکتا۔

''احادیث کے متعلق مرزا کا نظریہ''

میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث میں نہیں قرآن اور وحی ہے جو میرے اُوپر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں

(ازالہ اوھام حاشیہ جلد اص ۷۷ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۴۰)

اس قسم کی کثیر عبارات ہیں مرزا قادیانی اور انکے جانشینوں و پیروکاروں کی جو واضح طور پر کفریہ عقائد پر دلالت کرتی ہیں اگر پھر بھی کوئی ان کے کفر میں شک کرے تو پھر اس کے اپنے کافر ہونے میں شک نہیں رہتا۔ سرورق ابتدئیہ کتاب حق وباطل کی جنگ کا آغاز حضرت آدم علیہ اسلام کے تخلیق ہونے سے ہی شروع ہو گیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے معرض وجود میں آنے کیساتھ ہی آپ کی رسالت ونبوت کی صفات خاص پر اللہ تعالیٰ کے بطور اعزاز واکرام انعامات عطا کردہ کمالات آدم علیہ اسلام کو ملے تو خالق کائنات نے اس حُسن خاص کو ملائکۃ المقربین کے سامنے پیش کیا اور اس تخلیقی حسن کو نکھار دینے کیلیئے فرشتوں کو حکم صادر فرمایا جسکو قرآن پاک میں باضابطہ نقل کیا گیا ہے۔

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْس اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (پ ا سورۂ البقرۃ آیت 34)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے متکبر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

احترام آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی جماعت کثیرہ شامل ہوئی اور انکار ایک نے کیا وہ بھی جسطرح جنس میں الگ تھا کام میں بھی الگ رہا۔ جب شیطان سے سوال کیا گیا کہ تجھے سجدہ کرنے سے مانع کونسی چیز تھی کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ورسول علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو کہتا ہے۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ (پ۲۳ سورہ ص آیہ ۷۶)

ترجمہ: بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

شیطان یہ بھی تسلیم کر چکا ہے کہ مجھے آگ سے خلق کیا گیا ہے اور خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے سجدہ کرنے کا حکم دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے تو شیطان کی بدبختی کہ اپنے پیدا کرنے والے خالق سے بھی بڑا حکیم بن بیٹھا اور متکبر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ (اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) اپنی قدرت کاملہ سے بنایا بولنے چلنے عبادت وریاضت کے قابل میں نے خود بنایا نبوت ورسالت کا تاج بھی اللہ تعالیٰ نے خود عطاء فرمایا ہیں اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ نائبِ خلیفہ کے انعامات سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے باوجود یہ کہ شیطان نافرمان ہو کر محاذ آرائی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے شیطان سے صرف اتنا فرمایا کہ فَاخْرُجْ فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ پس تو جنت سے نکل جا پس بے شک تجھ پہ لعنت کی گئی۔ شیطان نے جنت سے نکلنا گوارہ کر لیا اللہ تعالیٰ کے نبی ورسول علیہ السلام کی تعظیم نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اور بے شک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ لعنت کا بوجھ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا بوجھ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کیا ہے۔ کیا یہ عدم علم ہے معلومات کی کمی ہے علم تھا اللہ تعالیٰ کی پہچان تھی عبادت گذار تھا زہد وتقویٰ میں کوشاں رہتا تھا توحید خداوندی کا علمبردار تھا مگر اللہ تعالیٰ کے رسول و نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم بجا نہ لا کر مستحق

لعنت ٹھہرا شیطان لعین کے اس معاملہ کو سمجھنے میں ایک نقطہ کافی ہے کہ شیطان نے ضد عناد تعصب اناء کی آگ جلائی جاننے بوجھنے کے باوجود یہ سب کچھ کیا تو ثابت ہوا کہ باطل قوت ہمیشہ ضد سے کام لیتے ہوئے انکار کرتی ہے اور قوت حق ہمیشہ صحیح بات اور کام کو بروئے کار ہے۔

نبوت ورسالت کے منصب کی مخالفت کا آغاز شیطان لعین نے کیا اور اسکی ذریت آج تک اپنے اس کام میں مصروف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خالق کائنات عطاء خالق کل سے فرمایا۔ یَـاَیُّهَاالنَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (پ۹ سورہ آیہ ۱۵۸) ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

اعلان نبوت ورسالت کیساتھ ہی شیطانی قوتوں نے مختلف انداز وروپ و چہرے بدل لیے مخالفت میں کھڑے ہوئے مشن شیطان والا ہی ہے انداز الگ ہے اب سرفہرست مشرکین کا اعتراض تھا کہ ہم رؤسا مکہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ کو ہم میں سے کوئی نظر نہیں آیا عبداللہ کا یتیم بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آئے جنکو نبوت ورسالت کا تاج دینا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھایا۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَاللهِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا کَانُوْایَمْکُرُوْنَ۔ (پ۸ سورۃ انعام آیہ ۱۲۴) ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا۔

یعنی رسالت ونبوت اسے نہیں دی جاتی جو رئیس ہو علاقہ کا بادشاہ ہو ملک کا یہودیوں اور عیسائیوں اور نصرانیوں کا ایجنٹ ہو بلکہ نبوت ورسالت یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے اسے دی جاتی ہے جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے خود استعداد رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نبوت ورسالت کا تاج عطاء فرماتا ہے اور اعلان کرنے کا حکم بھی خود صادر فرماتا ہے کہ اب اپنی نبوت ورسالت کا اعلان فرمادیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں تھے

تو اللہ تعالیٰ کے انعام کا اعلان فرماتے ہیں فرمایا: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔(پ۱۶ سورۂ مریم آیہ ۳۰) بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی عزت پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی اور ایسے اعتراضات ہوئے جو محض عقلی باتیں تھیں تو ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کرنے کی اجازت دی ہے۔

چالیس سال تک مکۃ المکرّمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت گذارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرّمہ والے امین سچا حق گو مانتے ہیں مگر نبوت کے ماننے کی باری آئی تو انکار کر دیا اس وقت ضرورت تھی اعلان نبوت کا حکم فرمایا گیا جب نبوت ورسالت پر اعتراضات ہوئے تو جواب بھی اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ رسالت ونبوت خریدی نہیں جاتی یا ایجنٹی پر نہیں ملتی یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے جس میں صلاحیت رکھی ہے اسے دے دی ہے۔

شیطان کا نبوت ورسالت پر دوسرا حملہ:

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور نبوت ورسالت تک شیطان بھیس وروپ بدل بدل کر حق کا مقابلہ کرتا رہا شیطان نے اپنی مخالفت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی جب رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہری دور آیا تو شیطان کی جنگ ایک رخ میں نہ تھی بلکہ بہت ساری خرابیاں جنم لے چکیں تھیں کبھی مشرکین کے روپ میں کبھی یہودیوں کے روپ میں کبھی نصرانیوں کے روپ میں۔

ختم نبوت پر بہروپیوں کے یکے بعد دیگرے حملے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مقدس سے ان یہودیوں کی نشاندہی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(ترمذی شریف جلد۲ص۴۵ ابوداؤد جلد۲ص ۱۲۷)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب کا گمان ہوگا کہ وہ نبی ہیں اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے وہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نبی ہوں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس کے باوجود شیطان کا روپ اب بدل گیا سابقہ دوروں میں بھی یہ بہروپیاں دکھاتا رہا ہے اپنے نمائندے تیار کرتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حاضر میں جن بدنصیبوں نے اپنی آخرت برباد کی اور مسلمانوں کو بھی پریشان کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور مرتد ہوئے اُن کذابوں کی مختصر لسٹ یوں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت تک تیس کذاب میری امت میں سے برآمد ہوں گے ان میں مسیلمہ کذاب: اسود عنسی مختار ہوں گے (فتح الباری جلد۶ ص ۴۵۴)

ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

اسود عنسی: سب سے پہلا کذاب مدعی نبوت یمن کا اسود عنسی تھا جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چند دن قبل نبوت کا اعلان کیا۔

طُلَیْحَہ اَسَدی: طلحہ اسدی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر حیات طیبہ میں نبوت کا دعویٰ کیا حضرت ضرار کی سرکردگی میں ایک لشکر اس کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا جس نے طلحہ اسدی کا

زبردست مقابلہ کیا۔

مسیلمہ کذاب: اپنے قبیلے بنوحنیفہ کے وفد کے ہمراہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے ساتھ نبوت میں شریک فرمالیں آپ کی بیعت کرلوں گا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک خشک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خلافت میں مجھ سے یہ شاخ بھی مانگو تو میں تجھے نہ دوں گا اس نے واپس جا کر اعلان نبوت کردیا۔

اس وقت مسیلمہ کذاب کے خلاف خالد بن ولید جیسے عظیم صحابی کی کمانڈ میں تیس ہزار منکرین ختم نبوت واصل جہنم ہوئے اور بارہ سو صحابی بھی جام شہادت نوش فرما گئے تھے جن میں سے سات سو صحابی حافظ قرآن بھی تھے جو جام شہادت نوش فرما گئے خود مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا ہے۔

سجاح کاہنہ: نبوتمیم قبیلہ کی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا مختار ثقفی اور حارث بن سعید اور مغیر بن سعید اور بیان بن سعید اور ابوعلی منصور عجلی نے نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے بہت کو تو قتل کیا تو ابو منصور عجلی کو پھانسی پر لٹکایا گیا پھر اسے جلا دیا گیا اب چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد کیا ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا مگر اس کے ساتھ وہ سلوک نہ ہوا جو صحابہ کرام نے بقیہ نبوت کے دعویٰ کرنے والوں سے کیا تھا اس معاملہ میں ہماری ایمانی کمزوری ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی مکمل داستان:

اب ہم کوشش کریں گے انشاء اللہ کہ مرزائیت کی مکمل داستان پیش کریں تا کہ اس کہانی سے تنفر ہوسکیں اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

اَوَّلاً: مرزا قادیانی کی پیدائش سے انگریز کیساتھ گٹھ جوڑ تک کے حالات بیان کئے جائیں

گے جس میں نبی اور کذاب میں فرق ظاہر ہوگا۔ ثَانِیاً: مرزا قادیانی کے نبوت کے دعویٰ سے قبل کے دعویٰ جات اور سادہ عوام پر اثر کیا ہوا۔ ثَالِثاً: تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۵۹ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۲۶ء میں اہلسنت وجماعت کے مشائخ وعلماء وعوام کا کردار نمایاں تھا اور تحریکات کا مکمل تذکرہ تین مرحلوں میں پیش کیا جائیگا۔ رَابِعاً: ختم نبوت کے معانی ومطالب اور ختم نبوت پر مکمل قرآن وحدیث واقوال اکابر سے ثبوت اور دلائل پیش کئے جائیں گے انشاءاللہ، خَامِساً: توہین انبیاء واولیاء ہونے پر قواعد ضوابط اور ان کی مکمل قرآن وسنت واقوال اکابر سے وضاحت ہوگی انشاءاللہ العزیز، سَادِساً: مرزا غلام احمد قادیانی کے زبانی وعملی مغلطات کا بیان اور اسکی جماعت کے مغلطات کتب قادیانیت سے بیان کیے جائیں گے انشاءاللہ العزیز، تتمة الکتاب: تحریک ختم نبوت تحصیل تلہ گنگ و پچنند اور مرزائیوں کی چالاکی اور اسکا سد باب کرنے میں اہلسنت کا کردار بیان کیا جائیگا۔

بَابُ الْاَوَّلُ فِی التَّعَارُفِ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق لکھتا ہے ملاحظہ ہو میں توأم کا معنی پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (پ ۱ سورۃ البقراء ص ۱۹) ترجمہ: اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶) میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا (تریاق القلوب ص ۳۵۱ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹۔)

چونکہ مرزا کے ساتھ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی تھی اس لئے انہیں یہ وہم تھا کہ میرے اندر بھی انثیت کا مادہ موجود ہے چنانچہ انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار یوں کیا میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلّی الگ کر دیا (یعقوب علی قادیانی، حیات النبی جلد ۱ ص ۵۵)

مرزا کی تاریخ پیدائش کا معمہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کے متعلق متضاد بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حتمی تاریخ کا علم خود مرزا کو اور ان کے اہلِ خانہ کو بھی نہیں معروف یہی ہے کہ وہ لاہور کے شمالی مشرق میں ۵۰،۵۵ میل پر واقع ہندوستان کے ضلع گورداس پور کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ۱۳ افروری ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا جب سکھ حکومت دم توڑ رہی تھی اور ہندوستان میں برطانوی اقتدار کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔ اس دور کے متعلق ان کی اپنی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ آزادی شروع ہوا تو اس وقت اس کی عمر سولہ سترہ سال تھی مرزا لکھتا ہے۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا، کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷ اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق قادیانیت کے پیشوا کے بیان پر غیر تو غیر ٹھہرے ان کے اپنے بیٹے کو اعتماد نہیں وہ اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا اور اپنے اختلاف کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

لیکن بعد میں ان کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے۔ مرزا بشیر احمد سیرۃ المھدی جلد ۲ ص ۱۵۰ ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ ہو سکتا ہے جلد ۲ ص ۴۷، پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۷۶

جبکہ دیگر ۱۸۳۳ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں، سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۹۴ معراج دین نے تاریخ ولادت ۱۷ فروری ۱۸۲۲ء مقرر کی ہے سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۴۰۲ مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تعین ایک معمہ ہے جسے نہ تو خود مرزا متعین کر پایا کہ کم از کم باپ

سے پوچھ لیتا نہ ہی اسکا بیٹا متعین کر سکا اور شش پنج میں پڑ گیا، کہ کیا کروں نبی ہونے کا دعویدار پتہ تاریخ پیدائش کا نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ونسب اور خاندان:

مرزا غلام احمد قادیانی کے نام ونسب اور خاندان کے بارے میں جاننا اس لئے ضروری ہے کہ کسی تنظیم اور تحریک کے بانی کے عزائم ومقاصد اور نظریات وخیالات اس کی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں اور انہیں اس کی ذات سے الگ کر کے دیکھنا اور پرکھنا ممکن نہیں ہے۔

مرزا کا نام غلام احمد ماں کا نام چراغ بی بی باپ کا نام غلام مرتضٰی دادا کا نام عطاء محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا کے اس شجرۂ نسب سے اس کی اور اس کے آباؤ اجداد کی نسل متعین کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مرزائے قادیان کو خود معلوم نہیں کہ ان کی نسل اور خاندان کیا ہے؟ وہ اس حوالے سے تشکیک وابہام کا شکار نظر آتے ہیں اس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں وہ اپنی اصل ونسل کے بارے متضاد بیان دیتے ہیں اور کسی ایک نسل خاندان پر اکتفا نہیں کرتے یہ بات عام قاری کیلئے حیرانی کا باعث ہے ہم ذیل میں مرزا کی تحریروں کی روشنی میں ان کی نسل وخاندان معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مغل ہیں:

مرزا کی ایک تحریر کے مطابق ان کا تعلق مغل قوم اور اس کی شاخ برلاس سے تھا وہ اپنی تصنیف کتاب البریہ کے حاشیہ میں لکھتا ہے، اب میرے سوانح اس طرح ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے،

کتاب البریہ حاشیہ ص۱۴۴روحانی خزائن جلد۱۳ص۱۶۲

فارسی الاصل ہونے کا گمان:

دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہُ رَجُلٌ فَارِسِیٌّ۔ یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا اور پھر تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے۔اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارسی الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء واجداد اولین فارسی تھے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۳۵روحانی خزائن جلد۱۳ص۱۶۳)

اپنے خاندان کے حوالے سے اپنے اس خلاف حقیقت بیان کی وہ خود ہی ایک جگہ نفی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان سے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندان کی حقیقت جیسا کہ اللہ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔اسی کا علم صحیح اور یقینی دوسرے کا شکی اور ظنی۔ (اربعین حاشیہ۲۳روحانی خزائن جلد۱۷ص۳۶۵

بیک وقت فاطمی اور اسرائیلی:

خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیل بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲روحانی خزائن جلد۱۸ص۲۱۶

مرزا چینی النسل ہیں:

میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں تحفہ گولڑویہ ص ۴۱ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۲۷

بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ:

میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ نزول مسیح حاشیہ ۴۸ (روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۶۲۶)

مرزا کا خاندان معجون مرکب:

اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب ص ۱۵۸ تا ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۵۶ تا ص ۲۸۷)

ہندو ہونے کا اعلان:

ہندوستان پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں، حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۸۵ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۲۱)

سکھ ہونے کا اعلان:

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کئی الہام ہوئے ان میں سے ایک بھی میں الملک جیسے سنگھ بہادر، تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص ۳۸۱

آریوں کا بادشاہ ہونے کا اعلان:

یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ، مجموعہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵

(روحانی خزائن جلد۲۲ص ۵۲۲)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

روحانی خزائن درثمین ص ۱۰۰

کرمِ خاکی ہوں میں پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

درثمین ص ۶۸

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

قارئین جس قوم کے لیڈر کو یہ پتہ نہیں کہ میں کون ہوں میرا خاندانی پس منظر کیا ہے اس کے متعلق کوئی کیا رائے قائم کرسکتا ہے ایک ہی وقت میں وہ مغل برلاس ہے، فارس النسل ہے، اسرائیلی ہے، فاطمی ہے، چینی النسل ہے، ہندو ہے، سکھ ہے، آریتھ المذہب ہے، درگوپال دعویدار نبوت ہے، آخر میں وہ کہتا ہے میں کچھ بھی نہیں کیڑہ ہوں انسانی شرم گاہ ہوں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں اس عبارت کے بعد اس کا کہنا ہے میں معجون مرکب ہوں تو غالب نے ایسے شخص کے متعلق ٹھیک کہا ہے کہ:

اک معمہ ہے سمجھے کا نہ سمجھانے کا اپنے باپ دادا پر دادا تک پتہ ہے کہ مغل برلاس قبیلہ سے ہیں دادیوں کے رشتے جوڑ کر کبھی علوی بننے کا نہیں آیا کہتا ہے میں علوی نہیں ہوں فاطمی ہوں یہ کس طرح ممکن ہے کہ خاندان میں باپ کو دخل نہ ہو تو فاطمی کس طرح ہوسکتا ہے مگر یہ

بحث کرنا مناسب نہ تھی کیونکہ ٹوٹل فارغ ہے بلکہ مرزا بشیر احمد کا دماغی خلل واقعہ ہوا تھا ایک یہ بھی لطیفہ سے کم نہیں ہے بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا بغیر کسی کے پوچھے ایک سفید بوتل میں سے کچھ اپنے جیب میں بھر لیا راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈالی پھر کیا تھا میری سانس رک گئی بڑی تکلیف ہوئی معلوم نہیں جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرۃ المھدی جلد اص ۲۴۴)

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا کو بچپن میں ہی چوری کی عادت تھی بڑھتے بڑھتے ختم نبوت کی عمارت میں نقب زنی پر منتج ہوئی۔

ابتدائی تعلیم:

یہ ایک مسلمہ حقیقت اور طے شدہ امر ہے کہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا بلکہ وہ براہِ راست اللہ رب العزت سے فیض حاصل کرتا ہے انبیاء کی تاریخ شاہد ہے کہ کسی نبی نے دینوی مکتب میں کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ نہیں بچھایا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے متعلق لکھتا ہے:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والے علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے اوپر کھولے گئے۔

(اَیَّامُ الصُّلْح ،۱۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴)

اس دعویٰ کی تکذیب مرزا کی اپنی زبانی لکھی ہوئی دیکھیں کیا لکھتا ہے۔

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اسطرح ہوئی

کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ فضل تھا مولوی صاحب موصوف جو دیندار اور بزرگ آدمی تھے، وہ بہت محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں ہی پڑھانے کیلئے رکھا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۶۱ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱)

مرزا قادیانی کا کھلا جھوٹ:

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴ پر لکھا کہ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں میں نے کسی استاد سے علم نہیں حاصل کیا اور روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ص ۱۸۱ پر لکھا کہ میں نے تعلیم مولوی فضل الٰہی، مولوی فضل احمد، مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو۔ بلکہ مرزا قادیانی نے جھوٹ کے متعلق لکھا کہ:

ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا چشمہ معرفت ص ۲۲۲ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳۱ ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کیلئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی

یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے، تحفہ گولڑویہ ص ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۵۶) لاشک خیل

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں، تحفہ گولڑویہ حاشیہ ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۵۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز سے گٹھ جوڑ:

خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب انوار الحق میں لکھتا ہے ملاحظہ ہو کہ: میرا والد اسی طرح انگریز کی خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت آ گیا اور ہم تمام خدمات ان کی لکھنا چاہیں تو اس جگہ نہ سما سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا ہے۔ اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا ہے یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی خوشنودی چھٹیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت اور اس کو اپنی خیر خواہی اور مخلصوں میں سمجھا پھر جب میرا باپ وفات فرما گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریز کی عنایات ایسے ہی اس کو شامل حال ہو گئیں جیسے میرے والد کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال کے بعد اپنے والد کیساتھ جاملا فوت ہو گیا پھر ان کے فوت ہونے کے بعد میں ان کے نقشِ قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی ہے، انوار الحق حصہ اول ص ۳۸ اس وقت مرزا غلام مرتضی اور اسکا بیٹا غلام قادر اور مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کی نوازشات پر پلے پوسے پوری پوری وفاداری کا دم بھرتے رہے ہیں اور انگریز کی خواہش کی تکمیل میں کسر نہ چھوڑی گئی، مرزا غلام احمد قادیانی کچہری کمشنری سیالکوٹ میں معمولی تنخواہ پر ملازمت کرتا رہا تو اسی دورانیہ میں پادریوں اور انگریز افسروں کو یقین دلاتا رہا میں اور میرا پورا خاندان تمہارا پورا پورا

وفادار رہے گا اور چار سال کی جدوجہد کے بعد اپنی حمایت کا یقین دلا کر نوکری چھوڑ کر مکمل انگریز کے انعامات پر گذارا ہوا گذر اوقات سے مشن زندگی بنا کر ملازمت کو خیر آباد کہہ گیا پھر سے قادیان میں سکونت اختیار کر کے اپنی تحقیق وتصنیف میں مصروف ہو گیا اپنی غلامی کا ثمر انگریز کو دینے میں مصروف ہوا صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز کیا تھا اس کے انداز مختلف تھے، مرزا قادیانی اور انگریز کی وفاداری میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل و کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر میں اور شام اور کابل وروم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے نیچے خیر خواہ ہو جائیں اور ممدوح خوانی اور مسیح خوانی کی ہے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۲۷ تا ص ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۵ تا ص ۱۵۶) مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا مکمل ایجنٹ تھا بلکہ پورا خاندان دشمنِ مسلم اور وفادار انگریز تھا اور ہے قوم مسلم کی تباہی کا عقیدہ میں دیگر معاملات میں جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ملازمت چھوڑ کر انگریز کی وفاداریاں اور انگریز کے نمائندہ دینی عیسوی قیادتوں سے معاہدے سب سے پہلے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر اکابرین پر بدعقیدگی کا حملہ کیا ہے تا کہ توحید ورسالت میں اسلام والوں کو کمزور کیا جا سکے اور براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے جو دعوے کیے ہیں اور سادہ عوام کو چکر دیا کہ یہ اصل نبی نہیں ہے بلکہ خاتم النبین کے تابع نبی ہے یہ جملے باب دوم میں ملاحظہ ہوں.........

باب دوم

مرزا کے دعویٰ جات

عوام میں تاثرات

مرزا کے دعویٰ جات عوام میں تاثرات

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے ہتھکنڈے:

۱۸۸۰: میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۸۰: مجدد ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۹۱: مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۱۸۹۳: ظلی و بروزی نبوت کا دعویٰ کیا

۱۸۹۳: مستقل صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا۔

سچا خدا وہی جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا: (دافع البلاص ۱۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء (منم مسیح زماں و منم کلیم خدا منم محمد احمد کے مجتبیٰ باشد) تریاق القلوب ص ۳

آدم نیز احمد مختار　　در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچہ داداست بر نبی را جام　　داد آں رامرا بتمام

نزول مسیح ص ۹۹

پس اس خدا تعالیٰ نے مجھے پیدا کر کے ہر گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، یوسف، یحیٰ، عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے اس صورت میں گویا تمام انبیاء امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ نزول مسیح حاشیہ ص ۴، خدا کے نزدیک اس مرزا کا ظہور مانا گیا، خطبہ الہامیں ص ۲۰۰

جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا نہیں پہنچانا خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱

مرزا کے خدائی دعوے کیا ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں آئینہ کمالات ۵۶۵
یَوۡمَ یَا رَبَّكَ فِی ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَّامِ : اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی مظہر مرزا کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کریگا، (حقیقۃ الوحی ۱۴۵) (انت منی بمنزلۃِ اولادی) اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (اربعین ص ۲۳ حاشیہ ۴)
خدا نکلنے کو ہے اَنۡتَ مِنِّی بِمَنۡزِلَةِ بَرُوۡزِیۡ: تو مجھ سے ایسا ہے جیسا ظاہر ہو گیا (سرورق ریویو جلد ۵ ص ۳)

اعطیت صَنۡعَةُالا فناء والاحیاء مِنۡ رَّبِّ انۡفَعَّالِ: مجھے خدا کی سی مارنے اور زندہ کرنے کی صنعت دی گئی ہے: (خطبہ الہامیہ ص ۱۲۳)
اَنۡتَ مَنِّی بِمَنۡزِلَةِ تَوۡحِیۡدِیۡ وَتَفۡرِیۡدِیۡ: تو مجھ سے میری توحید کی مانند ہے (تذکرۃ الشہادتین ص ۳)
اِنَّمَا اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ: (سورۃ یٰسین) سب کچھ جاننا اسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ یعنی مرزا تیری یہ شان ہے کہ تو جس کو کن کہہ دے وہ فوراً ہو جاتی ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

ماحصل کلام سے ایک حقیقت واضح ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کی کارکردگی ماسبق عبارات سے قارئین آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ اس قسم کے لغویات تو شاہد کوئی پاگل مِنٹل پن کا مظاہرہ تو سمجھا جا سکتا ہے کوئی ذی عقل وخرد دانش کا مالک یہ صحیح بات نہیں سمجھ سکتا فرضی لغویات میں کہ خدائی کے دعوے کرتے ہی نبوت کے دعوے پر ایک ہر نبی کے مشابہ بنتے بستے پھر خدا کی اولاد کی مانند مولیٰ معاف فرما نقل کفر کفر نہ باشد پاگلوں کی طرح میں خدا ہوں کبھی آواز دی میں نبی ہوں تو مجھ سے میری توحید کی مانند

ہے وغیرہ یہ سب کفریات ہیں یہ پاگل انسان ہے دنیا میں مست ہے پتہ ہی نہیں کیا کہہ رہا ہوں۔خدا نے مجھے الہام کیا کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ: گویا خدا آسمان سے اتر آیا، اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸٦ء تنہا بیٹھ کر جب سوچیں گے تو بات واضح ہوگی کہ لڑکا پیدا ہوا تو مرزا اور اسکی بیوی کے ذریعہ سے پیدا ہوا پھر تو اس نے فطرت کے مطابق جنم لیا ہے یہ آسمان سے اتر آیا یہ کیا ماجرہ ہے مرزا آسمان ہے یا مرزا کی بیوی کا پیٹ آسمان ہے آسمان سے اتر آیا کا مصداق کی طرح ہوگا نہ خواب نہ حقیقت فرضی لغویات کے سوا کیا ہے اس قسم کے قصوں اور کہانیوں ڈھنگوسلوں پر کیا تبصرہ ہوگا۔

پڑھے لکھے لوگ کس طرح متاثر ہوئے سادہ تو سادہ تھے:

عیسائیت کا پیسہ مسلمانوں کو برباد کر گیا جب انسان لالچ میں آتا ہے اسے کچھ یاد نہیں ہوتا وہ لے کر کافروں کا فقیر بن کر رہ جاتا ہے وہ بحثوں سے ٹھیک نہیں ہوتے پھر تبلیغ کا طریقہ بھی وہ اس طرح اختیار کرتے ہیں جس قسم کی سوچ ہوتی ہے کہ یا انسانوں کے مزاج کو دیکھ کر بات کرتے ہیں جس طرح بہر حال خریدے ہوئے مبلغین حضرات نبض شناس سے بات کرتے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ والی تبلیغ ہوتی ہے بہروپئے اپنا پیچ استعمال کرنے کی مہارت رکھتے ہیں پیچ ہو ہی سکتا ہے جو ذہن پر زور دے اور معلومات کرئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبوت کا دروزاہ بند کر دیا ہے کہ نبوت کا خاتم النبیین کی خاتمیت کے بعد تصور کرنا ہی کفر ہے اور عملاً خود کو یا کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ماننا یا نبی ہونے کا دعویٰ کرنا ہی کفر ہے نص قطعی کی دشمنی ہے مخالفت ہے اسکا بیان آگے آئے گا انشاء اللہ العزیز۔

باب سوم

ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل

ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسول الکریم، امابعد:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ الاحزاب)

امام راغب اصفہانی

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ خَتَمَ النُّبُوَّةَ اَیْ تَمَّمَهَا بِمَجِيْئِهٖ:

ترجمہ: اور آخری نبی ہیں کیونکہ آپ نے نبوت کو تمام کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبوت تمام ہوگئی ہے۔

لغت دان ابن منظور کی لسان العرب:

خاتم القوم وخاتمهم وَخَاتمهم آخرهم ومحمد خاتم الانبياء

ختام القوم خاتم القوم بكسرالتاء وخاتم بفتح التاء: لسان العرب ابن المنظور

ترجمہ: اور قوم کا آخری فرد اور خاتم ان کے آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آخری انبیاء علیہم السلام سے خاتم کسرۂ تا سے خاتم فتح تا سے معنی آخری ہی ہے۔

مفسرین قرآن میں سے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر ابن عباس میں اس آیت ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهٗ فَلَا يَكُوْنَ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ

ترجمہ: اللہ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام المفسرین طبری کے الفاظ

امام ابو منصور الازہری التہذیب فی اللغۃ میں لفظ ختم کے معنی کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔

وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلَّذِيْ خَتَمَ النُّبُوَّتَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلَا تُفْتَحُ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، (تفسیر طبری: جلد ۱۰ صفحہ ۱۷)

امام ابو منصور محمد بن احمد الازہری ۲۸۲،۳۷۰ء التہذیب فی اللغۃ میں لفظ خاتم کے یہی معنی امام زجاج کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں یہ تین عبارات کا مطالعہ فرمائیں۔

قال الزجاج فی قوله عزوجل ختم الله علیٰ قلوبهم معنی ختم فی اللغة وطبع واحد وهوا التغطية علی الشیئ والا شتیاق منه لئلا یدخله شئ

ترجمہ: زجاج نے ختم اللہ علی قلوبہم کے حوالے سے کہا لغت میں ختم اور طبع کے معنی ایک ہیں اور وہ یہ ہیں کسی شئی کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تاکہ اس میں کوئی شئی داخل نہ ہو سکے۔

وخاتم کل شیئ آخرهٗ: التهذیب جلد ا ص۱۱۱۲: اور ہر شئی کا خاتم اس کا آخر ہے

امام زجاج لازہری

وقوله ماکان محمدابا احدمن رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین آخرالنبیین ومن اسمائه العاقب ایضا معناه آخر الا نبیاء : (التهذیب فی اللغة جلد ا ص۱۱۱۴

ترجمہ: اور ارشاد باری تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے ہیں کا معنیٰ تمام نبیوں کا فرد آخر ہے آپ کے اسماء سے ایک عاقب ہے جس کے معنی سب نبیوں سے مراد آخر کے ہیں۔

امام اسماعیل بن عباد ۳۲۶، ۳۸۵ء

امام اسماعیل بن عباد المحیط فی للغۃ میں لفظ ختم اور خاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وختام الوادی اَقْصَاهٗ وخاتمة اسورة آخر ما وكذالك خاتم كل شيئ

(المحیط فی اللغة جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۱۵)

ترجمہ: اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور یہی معنی ہر شے کے خاتم کا ہے۔ اس معنی کے مطابق خاتم النبیین کا معنی ہوا نبیوں کا آخر:

امام احمد بن فارس بن ذکریا ۳۹۵ھ

امام ابن ذکریا نے مقاییس اللغة ص ۳۲۴ میں ختم اور خاتم کے درجہ ذیل معانی بیان کیے ہیں۔

ختم وهو بلوغ آخر الشئ ، يقال ختمت العمل وختم القارى السورة فاما الختم وهوالطّبع على اشيئ فذلك من الباب ايضاً لان الطبع علىٰ الشيئ لايكون الّا بعد بلوغ آخرهٗ والخاتم مشتق منه والنبى صلى الله عليه وسلم خاتمه الانبياء لانه آخر هم مقاييس اللغة ص ۳۲۴

ترجمہ: خَاتَمُ اور خَاتِمُ تا کی زبر اور زیر کے ساتھ یہ دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی

کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے آخر میں مسلمہ نبوت ختم کرنے والے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے آخر پر ہیں اور اس خاتم بفتح التاء، بھی پڑھا گیا ہے اور عجاج کا قول مبارک ہے لانبیاء خاتم قرأت مشہور پر کسرہ کے ساتھ سے اسی طرح حضور کے اسماء مبارک میں سے عاقب ہے اس کا معنی بھی انبیاء کا آخر ہے۔

لغت عرب کی ایک اور کتاب صراح اللغۃ میں اس لغوی بحث کے حوالے سے یہ درج ہے۔

خاتم اشیئ آخرہ ومحمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللہ علیہ وعلیھم اجمعین (ابن خالد صراح اللغۃ ص ۲۸۸)

ترجمہ: خاتمہ کے معنی کسی شئی کے آخر کے ہیں اور اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء یعنی سب سے آخری نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

امام محمد بن ابی بکر رازی ص ۲۱۷

امام موصوف اپنی کتاب مختار الصحاح میں اس لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والخاتم بفتح التاء وکسر ھا والخُیتَام والخاتام کلہ بمعنی ولجمع الخواتیم وخاتمۃ الشیئ آخرۃ ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام (راز مختار الصحاح ص ۷۱)

ترجمہ: خَاتَمُ تاء کی زبر کے ساتھ خیتام اور خاتام ان سب الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں اور ان کی جمع خواتم ہے اور کسی شئ کے خاتمے مراد اس کا آخر ہے اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں۔

ائمہ لغت کا طریقہ باعتبار معنی:

قرآن کریم کے کسی لفظ کا معنی متعین کرتے وقت محاورہ عرب کا بھی خیال رکھا جاتا ہے ضروری ہے تاکہ پتہ چلے کہ عربوں کے ہاں یہ لفظ کن کن معانی میں مستعمل ہے اور یہاں کون

سا معنی مراد لیا جا رہا ہے ذیل میں لفظ خاتم کی لغوی بحث اس کے معنی کی تعیین و تحصیل میں معاون و مددگار ہوگی۔

ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ آیت میں خاتم کی تا پر زیر زبر اس کا معنی آخری کے ہیں لغت کی حقیقت یہ ہے کہ مثالیں دیکر معنی واضح کیا جاتا ہے۔

جیسے امام اسماعیل بن عباد نے المحیط فی اللغۃ میں کہا ہے کہ کسی وادی کے مقام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور کسی سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور کسی بھی شے کے ختم سے مراد اس کا آخر ہے۔ وہ واضح انداز میں لکھتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی معنی میں خاتم الانبیاء علیہم اسلام ہیں یعنی آخری نبی ہیں۔ لفظ خاتم کے اس معنی کے حوالے سے یہ امر قابل غور ہے کہ جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما کر اسے سر بمہر کر دیا تو اس کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل اور مدعی نبوت کذاب ہوگا۔ آئندہ صفحات میں اس نکتہ کو ائمہ تفسیر کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا جائے گا۔ ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات پائے تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کریمہ میں خاتم کی تاء پر زیر ہو یا زبر اس کے معنی آخری کے ہیں اور یہ بھی واضح ہوا کہ ماہرین لغت کے نزدیک محاورہ عرب میں خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کا آخر اور نبیوں کا ختم کرنے والا کے ہیں لہٰذا اس امر میں کوئی شک اور ابہام نہیں رہ جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا خود قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہوا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن پاک

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقیدوں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کیے گئے ہیں اور عہد نبوت سے لیکر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تاویل کے خاتم النبیین ہیں۔

قرآن پاک اور عقیدہ ختم نبوت

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو ہی تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور بضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بضرور اسکی مدد کرنا۔

اب جہاں دنیا میں پائے جانے والے مختلف طبقات انسانی کیلئے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ٹھہرا اور وہاں میثاق ازل کے مطابق قدسی صفات حاملان نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا پابند ٹھہرایا گیا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک انبیاء کو دین ملا ہے تو خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تکمیل دین کی نعمت عطا ہوئی دیگر انبیاء کو اللہ کی بارگار سے نعمت نبوت ملی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کی شان نصیب ہوئی ختم نبوت عقیدہ مسلمہ ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ مائدہ پارہ ۶ آیت ۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تمہارے لیے اپنی نعمت پوری کر دی تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

قارئین دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی اور نبی و رسول کی ضرورت نہیں ہوتی ہر نبی و رسول ایک نہ ایک حلقہ علاقہ برادری قبیلہ خاندان کیلئے رسول اور نبی بن کر آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (پ ۹ سورہ اعرف آیت ۱۵۸)

آپ فرمادیں اے لوگو میں تم سب کیلئے رسول بن کر آیا ہوں۔

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی اور رسول کیلئے جدوجہد کی حدود و قیود تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدود و قیود سے ماورا شان و وحاجت ملی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْراً۔

(پ۱۸ سورہ الفرقان آیہ ا)

ترجمہ: وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جس نے حق و باطل میں فرق اور فیصلہ کرنے والا قرآن اپنے بندہ پر نازل کیا جو سارے جہانوں کو ڈرانے والا ہے۔

دیگر انبیاء علیہ السلام بیشک بلاشبہ رحمت حق کے مظہر تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے سراسر اپنی رحمت قرار دیا ارشاد فرمایا ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیہ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْراً وَّنَذِيْراً (پ۲۲ سورہ سباء آیہ ۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری ڈر سنانے والی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا العلمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے قیام قیامت تک کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر تشریف لائے ہیں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بن کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کی امت کو کفایت کرنے والے ہیں کسی اور نبی کی قیامت تک کیلئے ضرورت نہیں ہے مزید آیات میں آئے گا کہ آپ آخری نبی ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ، پ۵ سورہ النساء آیہ ۱۳۶

ترجمہ: اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اس رسول پر

اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اُتارئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایمان لانے اور اس کتاب قرآن پاک اور سابقہ کتب وصحائف پر بھی ایمان کا حکم دیا ہے اور بعد کے متعلق کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ بعد میں کوئی نبی اور کتاب نہیں آسکتے ہیں اس لیے ان کا ذکر نہیں فرمایا گیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی قرآن آخری کتاب شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد کوئی نبی کتاب شریعت ہرگز نہیں آسکتے ہیں۔

لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْہُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ من قَبْلَکَ۔ (پ٦ سورۃ النساء آیہ١٦٢)

ترجمہ: ہاں جو ان میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اُترا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ط وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (پ ا سورۃ البقرۃ آیہ ۴۔۵)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہ ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

مذکورہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر واضح ثبوت ہیں اعلان عام کر دیا ہے قرآن کریم میں صرف نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور سابقہ انبیاء ورسل کتب وصحائف کا ذکر ہے بعد میں کسی کتاب یا صحیفے وغیرہ کا ذکر ہرگز نہیں ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تصور کرنا بھی کفر ہے قرآن پاک میں صراحتاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ (پ٢٢ سورہ احزاب آیت ۴١)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

قارئین یہ آیت صراحت النص سے مسئلہ ختم نبوت پر دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جبکہ دوسرا حصہ صریح الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کرتے ہیں کوئی سوال کرسکتا ہے کہ کسی بالغ مرد کا باپ ہونا ختم نبوت میں مانع کیسے ہوگیا اور باپ نہ ہونے سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوگئی جبکہ سابقہ انبیاء علیہ السلام جیسے آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بالغ اولاد کا باپ ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بالغ مرد کے باپ نہیں یہ ذکر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی حکمتیں کارفرما ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اَوَّلاً: اگر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی تو یہ عتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پھر اللہ سے اپنے محبوب کو اولاد نرینہ کیوں نہ ملی یہ نفی اختیارات ہوتی اور اولاد نرینہ عطا فرما کہ بچپن میں واپس کیوں کی تو جواباً عرض ہے کہ اگر اولاد بلوغت تک زندہ رکھتا اور نبوت نہ دیتا تو اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سابقہ انبیاء علیہ السلام کی اولادیں نبی تھیں حضور علیہ السلام کی اولاد نبی کیوں نہیں اور بلوغت تک پہنچتے تو ختم نبوت میں خرابی کہ نبوت دیتا تو ختم بنوت کا مسئلہ حل نہ ہوتا اور نبوت نہ دیتا تو دوسرا سوال ہوتا اولاد نرینہ دی تو ایک اعتراض ختم ہوگیا اور بلوغت تک نہ پہنچانا اس میں دوسرا اعتراض ختم ہوا یعنی ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ختم نبوت کا مسئلہ مسلمہ ہے مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے۔

ثَانِیاً: وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ: یہ باور کرانا مقصد ہے کہ دیکھنا کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے جوان بیٹے کا باپ نہ ہونے سے امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے محروم رہ گئی بلکہ اس امر کی طرف متوجہ کیا گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانی المفردات میں باپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَيُسَمّٰى كل من كان سببا في ايجاد شئٍ اواصلاحه اوظهوره ابا وَلِذٰلِكَ يسمى انا المئومنين قال الله النبيى اولىٰ بالمئومنين من انفسهم وازواجه امهاتهم ، وَمِىْ بعض القراء ات وَهُوْ اَبٌ: (المفردات امام راغب اصفہانی ص ۷ فی عرائیب القرآن)

ترجمہ: ہر اس شخص کو جو کسی شے کی ایجاد اصلاح یا ظہور کا سبب بنے باپ کہا جاتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نبی مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے زیادہ قریب وحقدار ہیں اور آپ کی ازواج ان کی مائیں ہیں بعض قرأت میں وَهُوَ اَبٌ لَهُمْ بھی آیا ہے یعنی اور وہ ان کیلئے باپ ہیں۔

امام راغب کی اس صراحت سے مستغار ہوا کہ ابوت دو قسم کی ہوتی ہے۔

ابوت جسمانی اور ابوت روحانی۔

ابوت جسمانی سے مراد نسبی و رضاعی ابوت ہے جس سے احکام حلت و حرمت ثابت ہوتے ہیں۔ اور روحانی ابوت وہ ہوتی ہے جس میں شفقت و مہربانی کا عنصر نہیں اور رضاعی باپ سے بھی زیادہ ہونا لازم اور ضروری ہے جیسے استاد کی ابوت شاگرد کیلئے شیخ کی ابوت مرید کیلئے اور نبی کی ابوت امت کیلئے ہے محبت پدری کا موازنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے نہیں کیا جا سکتا کہ کروڑوں باپوں کی شفقت مل کر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے بات نص قطعی سے ثابت ہے۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْمٌ۔ (پ۱۱سورۃ التوبہ آیہ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے تمہارا تکلیف اور مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گزرتا ہے اے لوگو وہ تمہارے لیے بھلائی کے طالب ہیں مومنوں کیلئے مہربان رحم کرنے والے۔

اس آیت کے مفہوم کو واضح کرنے میں امام رازی ۶۰۶ھ حدیث نقل کرتے ہیں جس میں ابوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

وقال علیہ الصلوٰۃ السلام لا حلم احب الی اللہ تعالیٰ من علم امام ورفقۃٗ ولا جہل اَبْغَضُ الیٰ اللہ من جہل امام وخرقۃٗ فلماکان علیہ الصلوٰۃ والسلام امام العالمین وَجَبَّ ان یکون اکثر ہم حکماً واحسنہم: (امام رازی تفسیر الکبیر جلد ۹ ص۵۰)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو کوئی امام کے علم سے حلم اور نرم خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور جہالت امام کی جہالت اور درشت خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات امام العلمین ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ حلم الطبع اور بااخلاق ہونا ضروری ہے۔

تو ابوت کی نفی سے شبہات کا ازالہ ہوگیا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مرد بالغ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں نفی جسمانی ابوت کی ہے نہ کے روحانی ابوت کی۔

حدیث شریف میں ابوت کا ذکر فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نا لکم مثل الوالد اعلمکم اِذَا اَتَیْتُمُ الغائط فلا تسقبوا القبلۃ۔ (مشکوۃ ص۴۲۔)

ترجمہ: حضرت اہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں تمہارے لئے باپ کی مثل ہوں جب پاخانے کو آؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو۔

روحانی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ امت کیلئے باپ کی مانند ہیں اور جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔

ختم نبوت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن کریم سے دلائل پیش کرنے کے بعد ہم سنت وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں یہ امر واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس طرح آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ بالصراحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد تصور نبوت بھی حرام اور کفر ہے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بار بار تاکیداً ذکر پاک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں خاتم النبیین کا اعلان فرمایا مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل وتعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

قبل اس کے کہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں لفظ خاتم النبیین کا معنی ومفہوم بیان کیا جائے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کے اندر مرتبہ ومقام اور اس کی جمعیت مطلقہ کا اجاگر کرنا ضروری ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن حکیم کیساتھ سنت وحدیث نبوی؛ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے واجب العمل ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقام سنت واحادیث کیا ہے اور واجب العمل کیوں ہے تعلیمات اسلام اور احکام شریعت کے بنیادی اصول قرآن سنت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ صحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وسیرت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے۔ اس کی اطاعت وپیروی بھی قرآن مجید کی طرح مستقل دائمی وابدی غیر مشروط اور غیر متبدل ہے جو قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے بلاکم وکاست واجب ہے پوری امت مل کر بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے احکام کو قرآنی احکام کی طرح

منسوخ و معطل یا تبدیل نہیں کر سکتی حتیٰ کہ اس جمعیت اور واجب العمل واجب الاطاعت ہونے کا مطلقاً انکار کفر ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنے کے باوجود اس سے عملی انحراف فسق و ظلم ہے مزید یہ کہ اس کے بغیر فقط قرآن پاک اور اس کے احکام پر ایمان رکھنے کو کافی سمجھنا بھی منافقت اور صریح گمراہی ہے اور ایسا عقیدہ اللہ کو نامقبول ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ملاحظہ کریں چند آیات قرآنیہ:

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ (سورۃ آل عمران آیہ نمبر ۳۲)

آپ فرمادیں کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پ۵ سورۃ النساء آیہ نمبر ۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو اور ان حکمرانوں کی پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

یہاں **اَطِیْعُوا اللّٰہَ** کا حکم لفظ اللہ کے بعد الرسول کیلئے دوبارہ آیا ہے جب کہ اولی الامر کیلئے اس کا تکرار نہیں ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت جس اللہ کیلئے مستقل اور مطلق ہے مگر اولی الامر اور رسول کیلئے اطاعت نہ مستقل ہے نہ مطلق بلکہ عارضی اور مشروط ہے اگر ان کا حکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع ہو تو ان کی اطاعت واجب ہے اگر اللہ و رسول کی نافرمانی پر مبنی ہو تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت خدا کے نائب و مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی اور تفویضی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے تشرعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر انسانیت کیلئے مطاع مطلق ہیں لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نہی کہلاتے

ہیں اس صورت میں اور بھی آیات کثیرہ موجود ہیں لیکن ختم نبوت کے مسئلے کو احادیث متواترہ میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے اور ان سے ہمیں جو علم حاصل ہوا ہے وہ اس قدر قطعی اور بدہی ہے جیسے مشاہدے کی بنیاد پر ہم کسی چیز کو جان لیتے ہیں اور اس پر کسی قسم کی اشتباہ اور شک کی گنجائش نہیں رہتی آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت وصداقت پر ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسے نصف النہار کے وقت آفتاب کے موجود ہونے کا ہوتا ہے اس ضمن میں ہم چند احادیث بیان کریں: اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطاء فرمائے۔آمین۔

ختم نبوت اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال كانت بنواسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبی خلفه نبیٌ وانه لا نبی بعدی وسيكون خلفاء فيكثرون (صحیح بخاری جلد اص ۴۹۱ صحیح مسلم جلد نمبر ۲ ص ۱۲۶ مسند امام احمد جلد نمبر ۲ ص ۲۹۷)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

بنی اسرائیل کے دور موسیٰ علیہ السلام میں غیر تشریعی نبی بھی آتے رہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مطہرہ کی تجدید کرتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تشریعی غیر تشریعی ہر قسم کے نبی آنے کا دروازہ بند کر دیا ہے ظلی ، بروزی وغیرہ کی میرے بعد ہرگز گنجائش نہیں ہے خلفاء آتے رہیں گے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے۔

عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اَنَّهٗ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یَزْعَمُ انهٗ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد جلد۲ ص ۲۳۴ ترمذی شریف جلد۲ ص ۴۵)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی کمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ میرے بعد تیس کذاب آئیں گے ہر ایک خود کو نبی سمجھے گا مگر یاد رکھو میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس قدر تسلی کے باوجود جو شخص خود کو نبی سمجھتا ہے وہ مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے مرتد ہے واجب القتل ہے ایسے بے دینوں سے سوشل بائیکاٹ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ مرزائی لوگوں کو کھانے پینے نکاح جنازہ وغیرہ سے الگ تھلک کریں یعنی لین دین کسی قسم کے مرزئیوں سے نہ ہو۔

عن عقبته بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لوکان نبی بعدی لکان عمر بن الخطابرضی اللہ عنہ (ترمذی شریف جلد نمبر۲ ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہونے کی گنجائش ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

وجہ استدلال، کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نبوت ورسالت ورحمت سب سے زیادہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم کو حاصل ہے اس لیے جب یہ نبی نہیں تو اور کون ہوتا ہے جو نبی بن سکے نبوت کا آپ کے بعد دعویدار کذاب ہے دائرۂ

اسلام سے خارج ہے۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسلة والنبوة قد انقطعت فلارسول بعد ی ولانبی بعدی ۔ ترمذی شریف جلد۲ص ۵۳ منسد امام احمد جلد۳ص ۲۲۷

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے یہی معنی خاتم النبیین کا بنتا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو ظلی و بروزی کا چکر اس لیے کامیاب نہیں ہے کیونکہ سایہ تو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم پر سب سے زیادہ ہے وہ نبی نہیں ہو سکتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کیسے ظلی و بروزی ہوسکتا ہے یہ کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن جبير بن مطعم قال سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا ماحی الذی يمحو الله بی الكفرو انا الحاشر الذی يحشر الناس علىٰ قدمی وانا العاقب والعاقب الذی ليس بعدهٗ نبیٌّ متفق عليه مشکوۃ ص۵۱۵

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں میں محمد میں احمد ہوں میں ماحی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر ہوں جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث پاک میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسوں کے منہ پر وہ طمانچہ مارا کہ قرآن پاک میں تحریف کر کے خود کو احمد کہتا ہے جسکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں میں

حاشر ہوں میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بعد میں نبوت کا دعویدار کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن ابی مامة الباعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا آخر الانبیاء وکنتم آخر الامم۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

ترجمہ: ابی امامہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخری الانبیاء ہوں علیہم السلام تم آخری ہوامتوں سے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے میں آخری نبی ہوں تم تمام امتوں میں سے آخرامت ہواور حدیث شریف میں فرمایا جنہوں نے مجھے حیات طیبہ میں پایا میں ان کا بھی نبی ہوں جو میرے پیدا ہوتے رہیں گے میں ان کا بھی نبی ہوں۔

انا رسول من ادرکت حیاومن یولد بعد (خصائص کبری جلد ۲ ص ۸۸ کنز العمال حدیث ۳۱۸۸۵)

ترجمہ: میں اس شخص کا جو مجھے حیات طیبہ میں پائے رسول ہوں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے رسول ہیں جن لوگوں نے نبوت کے اعلان کیئے ہیں ان سے مختصر سوال ہے کہ انسانوں کے اور مَنْ فرمایا یعنی ذوی العقول کے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یہ اعلان کرنے والے کہ ہم نبی ہیں کیا یہ غیر ذوی العقول کے نبی بننے کا شوق رکھتے ہیں ظاہر ہے خود بھی بے عقل شوق بھی بے عقلوں کے نبی بننے کا ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل نبی بیتاً فاحسنہٗ واجملہٗ الا موضع لبنة من زوایة فجعل الناس یطوفون بہٖ وَیحجبون لہ ویقولون ملا وضعت ھذہٖ البنة قال فاناللبنة وانا خاتم النبیین: (بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۰۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین محل بنایا ہو حسن وجمیل ہے مگر اس کے اس کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی آپ نے فرمایا وہ کونے کی اینٹ میں ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء لبست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت فی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطھورا و ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی انبیوں۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد جلد ا ص ۱۹۹ مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ چیزوں پر انبیاء علیہ السلام پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات عطا کئے، مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے، غیب کے ساتھ میری مدد کی گئی، زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا، مجھے تمام مخلوق کیطرف مبعوث کیا گیا، مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھٰرون من موسیٰ الانہٗ لانبی بعدی۔
(صحیح مسلم شریف ص ۲۷۸)

ترجمہ: سعید بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم وہی نسبت میرے ساتھ رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ایک روایت مسلم میں ہے میرے بعد نبوت نہیں۔

مذکورہ بالا احادیث میں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت وشریعت ووحی کا سلسلہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ نے بند فرما دیا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمادیا صادق وآمین نبی نے جب فرمادیا کہ میرے

بعد اگر نبی ہوتا تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، مولا علی، حسنین کریمین جیسے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جتنا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سایۂ رحمت ہے اتنا کسی اور پر نہیں یہ نبی ہوتے مگر خلافت ہوگی نبوت ورسالت نہیں ہوگی نئی شریعت وحی کا تصور کرنا بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

قارئین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے جو خود کو نبی تصور کریں گے مگر کذاب ہوں گے اس بد باطن مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس قسم کے مستحق لعنت کئی برباد ہو چکے ہیں اور اس کی تباہی پر دنیا گواہ ہے کہ مرنے والا کذاب ہے۔ جو انداز شیطان کا تھا وہی انداز کچھ اس قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف نمرودیوں کو شیطان مشورے دیتا رہا ہے کہ منجنیق تیار کرو تو آپ کو بآسانی آگ تک پہنچایا جائیگا یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہا ہے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام تک ہر پیغمبر اور نیک لوگوں کے خلاف بڑی سوچ رکھتا تھا مگر کبھی اچھی سوچ اسے نصیب نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے رخصت ہر جگہ پر پہنچنے پر بھی مانگی تو گمراہ کرنے کیلئے ہی مہلت مانگتا رہا ہے ہر وہ شخص جو نبوت کے دعوے کرنے کے منصوبے بناتا رہا ہے وہ شیطان لعین سے کم نہیں ہے۔

قارئین سیدنا فاروق اعظم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہ ہوتے مگر نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو چکا ہے پھر کوئی ایسی گندی حرکت کرے تو وہ مرتد ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے اسکی اتباع کرنے والے بھی مرتد ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔

ارشادات اکابر اور ختم نبوت

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔
فقہ اکبر ص ۲۰۲

ترجمہ: اور دعوی نبوت کا بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنا بالا جماع کفر ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتم النبیین کا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

ان الامۃ فھمت بالا جماع من ھذالفاظ ومن قرائنن احوالہ انہٗ فھم عدم النبی بعدہٗ الدِاً وانہٗ یس فیہ تاویل ولاً تَخْصِیْصَ ممنکر ھذا لایکون الا منکر الاجماع الاقتصاد فی الاعتقا ص۱۲۳

ترجمہ: بیشک امت نے بالا جماع اس لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اس بات پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تفسیر کبیر میں زیر آیت اسی طرح ہے اور حافظ ابن کیثر نے تفسیر کیثر میں فرمایا ہے اور یہ تفسیر مکہ یونیورسٹی اور مدینہ یونیورسٹی میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔

اس درویش کا بھی یہی فرمان ہے کہ جب جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

وبذالك وردت الاحادیث الْمُتَوَاتِرَۃُ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضوان اللّٰہ عنھم اجمٰعین۔ (تفسیر ابن کیثر جلد نمبر ۳ ص ۶۹۶)

ترجمہ: اوراس مفہوم ختم نبوت پر احادیث متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہیں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

علامہ محمود احمد آلوسی بغدادی کا فرمان ہے۔

آپ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبین کے تحت ارشاد فرماتے ہیں۔

وکونہٗ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان أصر تفسیر روح المعانی (جلد۲۲ص۳۹مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس کو ظاہر بیان کیا اور امت کا اجماع ہے جو اس ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے جو اس نبوت پر اصرار کرے گا قتل کیا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت پر نصوص قطعیہ موجود ہیں احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم متواترہ سے ثابت ہے اس بات پر اجماع کہ جو عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے اور اصرار کرتا ہے اپنے نبی ہونے کا اسے قتل کیا جائیگا۔ یہ بحث تفسیر تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے تفصیلاً بیان فرمائی ہے وہاں ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

سید المفسرین نے یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس نے بیان فرمایا ہے۔

خَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیّٖیْنَ قَبْلَہٗ فَلَا یَکُوْنُ نبیٌّ بَعْدَہٗ ۔

ترجمہ: اور اللہ نے سلسلہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

امام المفسرین ابن جریر طبری نے بھی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیہا ملا تفتح لا حدٍ بعدہٗ الی

یوم القیامۃ ۔ تفسیر طبری جلد ۱۰ ص ۱۲

ترجمہ: اور خاتم النبیین وہ ہستی عظیم ہے جنہوں نے نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا اور اس پر مہر ثبت کردی اور پھر یہ قیامت تک کسی کیلئے نہیں کھلے گا۔

ثانی ابوحنیفہ علامہ وقت ابن نجیم مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اذالم یعرف ان محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخرلانبیاء فلیس المسلم لانہ من الضروریات ۔ (الاشباہ والنظائر جلد ۲ ص ۹۱ فتاویٰ رضویہ ۲۰ ۷)

ترجمہ: جو یہ نہ مانے آپ ﷺ آخری نبی ہیں وہ مسلمانوں میں سے نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت اکابرین اہلسنت وجماعت نے ثابت کیا قرآن وسنت کی روشنی میں کہ ضروریات دینیہ سے ہے جس کا انکار صراحۃ ۔ دلالۃ، اشارۃً کسی تاویل ہو کفر ہے وہ منکر داخل ایمان نہیں بلکہ خارج از اسلام مرتد واجب القتل ہے۔

کیونکہ امت مسلمہ کی وحدت عقیدۂ ختم نبوت ورسالت پر قائم ہے اور ضروریات دین سے ہونے کی وجہ عقیدہ کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ختم نبوت ورسالت پر غیر متزلزل غیر مشروط ایمان رکھے تو مؤمن ہے ورنہ مؤمن ہی نہیں ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا قادیانی کا ختم نبوت پر اصرار

۱۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے دوبارہ آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریحاً ذکر ہے پرانے اور نئے نبی کی تصدیق کرنا یہ شرارت خاصہ ہے نہ قرآن پاک میں ہے نہ حدیث پاک میں موجود ہے اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری ہے اور گستاخی ہے کہ خیالات کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم النبیین کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہے۔ (روحانی خزائن ص ۴۹۳)

۲۔ اور اللہ کی شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور یہ بھی شایان شان نہیں کہ سلسلہ نبوت دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور بعض ان پر بڑھا دے (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۷۷)

۳۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں بھی اشارہ ہے پس اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والے زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسب نہ ہوتی تو اس عظیم الشان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے علاج واسطے قیامت تک ہمیشہ کیلئے نہ بھیجتا اور ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ پہلی برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ کے فیض اولیاء واقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہوتے ہیں خواہ ان کو اس کا علم بھی نہ ہو کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے پس اس کا احسان تمام لوگوں پر ہے (روحانی خزائن جلد ۷ ص ۶۴۳ تا ص ۶۴۴)

۴۔ میں ایمان لاتا ہوں اسپر کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ہماری

کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبوت کا خاتمہ کردیا (روحانی خزائن جلد۵ص۲۱)

۵۔ میں ان تمام باتوں کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کذاب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ (مجموعہ اشتہارات ص۲۳۰ جلد۱ مورخہ۱۲ اکتوبر۱۸۹۱ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد۲ص۲

۶۔ ہمارے سید ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی نہیں آسکتا اس لیے شریعت میں نبی کے قائم ومقام محدث رکھے گئے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد۶ص۲۲۳ تاص۳۲۴)

۷۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔

(روحانی خزائن جلد۵ص۳۸۳)

۸۔ میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلد بازی میں میرے قول کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جسطرح محدثین سے کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد۷ص۲۹۶ تاص۲۹۷)

مذکورہ بالا آٹھ عبارات سے یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا قادیانی بین الاقوامی کذاب اور مستحق لعنت ہے لَعْنَـۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ کے لعنت کا طوق اسکے گلے میں یقیناً ہے کیونکہ ان عبارات میں یہ دعویٰ نبوت کا انکار کرتا ہے لیکن ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا نے بہت ساری عبارات بدل بدل کر اپنے اندر نبوت ورسالت کو ثابت کرنے کی لایعنی سعی کی ہے اور کرتا آرہا ہے۔

یادرہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے خلاف صراحۃً یادلالۃً یا اشارۃً : کوئی لفظ استعمال کرے یا معنوی عبارت پیش کرے جو منصب ختم نبوت ورسالت کے خلاف ہوتو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوکر مرتد ہوگا اور واجب القتل ہوگا۔

مرزا نے شان ختم نبوت ورسالت پر طنز کرتے ہوئے جتنے حربے استعمال کیے ہیں وہ غیر اسلامی غیر مہذب ہیں جس ڈھنگ سے یا تاویلات بے فائدہ کرتا ہے وہ خود کو کافر صریح ثابت کرتا ہے۔

بقیہ مکمل بحث محقق اہل سنت و جماعت حضرت علامہ شیخ الحدیث والقرآن مولانا غلام رسول سعیدی صاحب مدظلۃ العالیٰ کی تفسیر تبیان القرآن جلد۹ ص ۴۷۶ پر ملاحظہ فرمائیں اور فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۴، ۱۵ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا اشاہ امام احمد رضا خان صاحب بریلوی نے دلائل بینہ سے ثابت کیا کہ آپ آخری نبی ہیں خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد نبی ماننے بننے کا تصور کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

شان رسول میں گستاخی کا معیار کیا ہے۔

گستاخی، اھانت، حقارت لفظاً ومعنیً برائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء اولیاء صحابہ، ازواج مطہرات کیلئے ایسے کلمات ومعانی کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔اور ایسے لفظ اور معنی کو استعمال کرنے والے کو مرتد واجب القتل قرار دیا ہے۔اور گستاخی، توہین، معلوم کرنے کیلئے عرف عام اور محاورۂ اہل زبان پر موقوف کیا گیا ہے جو لفظ اور معنی ان مذکورہ نفوس قدسیہ کیلئے بولا جائیگا اگر عرف عام میں اور محاورۂ اہل زبان میں بے ادبی، گستاخی اھانت شمار کرتے ہیں تو وہ گستاخی وتوہین ہی ہے۔

مثلاً ایک لفظ عموماً بولا جاتا ہے مگر بولنے والا قصد وارداہ نہیں رکھتا ہاں اس کلمہ کو محاورۂ اہل زبان اور عرف عام میں گستاخی شمار کیا جاتا ہے وہ گستاخی ہوگا کلمات قبیحہ استعمال کرنے والے کے ارادہ کو دخل نہیں ہوتا اور وہ کلمہ کفر جو استعمال ہوا تمام علماء حق اسے کفر کہتے ہیں۔

فتاوی جات میں اسکی اعتقادی تصریح کا اعتبار نہیں ہے امام زین العابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ گستاخانہ کلمات کا اعتبار تقریراً تحریراً لحواً ھَزْلاً استعمال کرنے میں کفر لازم ہوتا ہے۔

چنانچہ صاحب شامی نے لکھا ہے۔

من ھزل بلفظ کفر ار تدوان لم یعتقدہ بلا ستخفاف فھو لکفر العناد ،

(ردلمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ص۳۱۰)

ترجمہ: جس نے بطور ھزل بلا ارادہ لفظ کفر زبان پر جاری کیا وہ اعتقاد کفر نہ بھی رکھتا ہو تو بوجہ استخفاف کفر ہے عناد کی مانند ہوگا۔

والحاصل أن من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا أو لا عبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ کما صرح بہ فی الخانیہ ومن تکلم بھا مبحطاأو مکرھا لا

یکفر عند الکل ومن تکلم بہا عامد اعالما کفر عند الکل ومن تکلم بہا اختیاراً جاھلاً بانہا کفرٌ ففیہ اختلاف (ردالمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ص۳۱۲)

ترجمہ: اور حاصل کلام یہ ہے کہ جوشخص کلام زبان پرلائے اگر چہ ھزل ومزاح اورلہو ولعب کے انداز میں ہی ہوتو وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہوجائیگا خانیہ کی تصریح کے مطابق اعتقاد کا اعتبار نہیں خطاء اکراہ بالاتفاق کافر نہ ہے کفر معلوم نہ ہوتو اختلاف ہے۔

ومنہاان من سبہ اوانتقصہٗ بان وصفہ بما یعد نقصاعرفاقتل بائی خشمۃ اجماع ، مواھب لدینہ مع زرقانی (جلد۵ص۳۱۵)

ترجمہ: بے شک حضور علیہ اسلام کوسب وشتم کرے یا عیب لگائے یا یں طور کہ آپ کوایسے امور کیساتھ متصف کرے جوعرف عام میں نقص شمار ہوتواس امر پراجماع ہے کہ قتل کردیا جائے۔ کیونکہ ایسے امور پراگر کاروائی نہ کی جائے تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت لوگوں کی نظر میں باقی نہ رہے گی لہٰذا دینوی سیاست اور دینی دلائل کا تقاضا ہے کہ اسے قتل کردیا جائے علماء کا اجماع اسی پر ہے اخروی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

قال حبیب ابن ربیع اِدّ عَاءُ التاویل فی لفظ صراح لایقبل:

ترجمہ: حبیب بن ربیع فرماتے ہیں کہ صریح دلالت میں تاویل توجیح کا دعویٰ ناقابلِ اعتبار ہے۔

ان تصریحات سے واضح ہوگیا کہ صریح الدلالت الفاظ جو بےادبی وگستاخی پر دلالت کریں ان کا عمداًاور بلا جبر واکراہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کے باوجود یہ معلوم ہوجائے کہ یہ الفاظ توہین پر دال ہیں تو کفر ہیں اس میں توجیہ تاویل کا کوئی جواز نہیں ہے اور متکلم کی مراد نہ ہونے والا عذر بھی قابل قبول نہیں ہے نیز الفاظ ومعانی وصیغہ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ عرف عام میں ان کا جومطلب ومفہوم ہوگا اسی پر حکم صادر ہوگا۔ جبر واکراہ کی صورت میں ان کلمات کے زبان پرلانے سے کافر نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس موقع پر بھی کوئی ایسا شخص جومسلمان

ہو یہودی ونصرانی وغیرہ اس کے ذہن میں آجائے جس کا نام محمد واحمد ہو وہ بجائے اس نصرانی ویہودی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کرے اور عیب جوئی کرے تو قضاءً اور دیانتاً کافر ہوجائیگا کیونکہ اس صورت میں اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمداً سب وشتم کا نشانہ بنایا ہے نہ کہ جبراً اکراھاً ابن تیمیہ نے کہا ہے۔

بالجملہ من قال اَوْ فَعَلُ مَا هُمَ کفر کفر بذالك وان لم یقصدان یکون کافراً اذالایقصد الکفر احداً الامشاء اللّٰہ ، جامع الفصولین۔ (جلد۲ص ۲۲۹ فتاوی عالمگیر جلد۲ص ۶۸۲ الصارم المطول ص ۱۷۸)

ترجمہ: خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ جس نے ایسے کلام میں قول اور فعل کا ارتکاب کیا جو کہ کفر کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو مگر الفاظ یا کام کفریہ ہو تو پھر بھی کافر ہوجائیگا بڑا خطرناک مقام ہے الا ماشاء اللہ العزیز۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑا نازک ہے یہاں تو شائبہ گستاخی معلوم ہوجائے تو ایمان خارج ہوسکتا ہے اسی لیے گستاخی کا تصور ذہن میں آیگا تو گستاخی سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی مقام پر قولاً فعلاً توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ایسے بدنصیب گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد واجب القتل ہونے میں شک کی گنجائش تک نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنا کفر ہے ارتداد ہے واجب القتل ہوتا ہے ایسا شخص جو گستاخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

کلمات تخفیف وتحقیر کفریہ ہیں۔

من قال اِنَّہٗ علیہ السلام خرج من مخرج البول یقتل وَلَا یُستَتَابُ ، شرح شفاء للسلیمانی فی حاشیہ فصدلین جلد۲ص۲۲۰

ترجمہ: جس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب گاہ سے نکلے ہیں قتل کیا جائیگا اسکی توبہ قبول نہ کی جائیگی

صاحب فتاوی عالمگیری میں بھی ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

من قال ان رِدَاءً النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور دالنبی علیہ السلام وسخٌ اَرَادَ عیبہ قتل فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۸۲

ترجمہ: جس شخص نے کہا بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو ردٌ کہا ہے کہ یہ نبی علیہ السلام کی ردؔ ہے اور عیب کا ارادہ نہ بھی ہو تو قتل کیا جائیگا۔

لو قال لِشَعَرالنَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شُعَیْرَ یا لتصیغر کفر قتل لَا اِلَّا ان قالہٗ علی وجہ الاھانۃ فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۶۳

ترجمہ: اگر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیلئے شعیر تصغیر سے تو کافر ہے اسے قتل کیا جائیگا مگر اس نے اھانتاً نہ بھی کہا ہو وجہ توہین نہ بھی ہو کافر ہے۔

من قال مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم درویش بودوجامہ پیغمبر ریمنك بود اوکان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طویل الظفر قیل کفر مُطلقا وقیل لو قال علی وجہ الاھانۃ جامع الفصولین فتاویٰ عالمگیری (جلد۲ص۲۶۴)

ترجمہ: جس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم درویش ہیں اور کپڑے پھٹے ہوئے ہیں یا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم لمبے ناخنوں والے تھے کہا گیا مطلقا کفر ہے اگر کہا گیا ہے بطورِ اہانت تب بھی کافر ہے بغیر اہانت کے کہا جائے تو بھی کافر ہے۔

جو شخص بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیلہ کی دعا کرتے وسیلہ پکڑتے ہوئے بارگاہ خداوندیٰ میں رسول عربی کی حرمت کا واسطہ دے تو یہ جوانکی کا لفظ چونکہ تصغیر ہے جس میں استخفاف وحقارت کا پہلو پایا جاتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے اگر بروجہ توسل عظمت بھی ظاہر کررہا ہے۔

کوئی بھی لفظ بارگاہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں استعمال کیا جائے جس میں خفت وحقارت وغیرہ کا معنی پایا جائے وہ انبیاء علہیم السلام کی توہین شمار ہوگی لہٰذا عزت وقار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف معنی دینے والا لفظ بارگاہ انبیاء علیہم السلام میں استعمال کیا جائے تو وہ لفظ استعمال کرنا مبنی علیٰ گستاخی ہے لہٰذا حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے متعلق گستاخانہ عبارت لفظی ومعنوی استعمال کرنا کفر ہے وہ شخص مرتد ہے واجب القتل ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ کلمات استعمال کیے ہیں جو مسلمان کیلئے ناقابلِ برداشت ہیں۔

گستاخ رسول کا حکم سنن و آثار کی روشنی میں

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بواسطہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَبَّ نَبِیاً فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَاضْرِبُوْہُ۔

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی کے بارے میں دریدہ دھنی سے کام لے اس کو قتل کردو اور جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں دے اس کو کوڑے لگاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب ابن اشرف یہودی کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا

مَنْ لَکَعْبَ بَنِ الْاَشْرَفَ فَاِنَّہٗ یُؤْذِیْ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (مسلم شریف جلد ۲ ۱۱۰)

ترجمہ: کوئی شخص ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔

اس کے قتل کا سبب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانا ہے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ اور ان کے چار ساتھیوں نے قتل کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا آپ کے مخالفین کی امداد کرتا اور سرپرستی کرتا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیق نے اپنے پانچ ساتھیوں کے معیت میں ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کو قتل کر دیا اور اسے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جسارت و بے باکی و بے ادبی و گستاخی کی وجہ سے قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ عبداللہ بن اخطل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور اسکی دو لونڈیاں بھی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کیا کرتی تھیں فتح مکہ کے موقع پر وہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کروا گر چہ کعبہ مبارک کے پردے میں کیوں نہ ہو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائیگا۔ ابن

نافع نے روایت فرمائی ہے کہ ایک شخص بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اورعرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے باپ کو آپکی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا ہے اوراس وجہ سے میں نے اسے قتل کر دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اسکا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا ہے اور رائیگاں قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد لونڈی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی اور دریدہ ذہنی سے کام لیتی تھی چنانچہ اس نے رات کے وقت اسے قتل کر دیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اس کا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا اور رائیگاں قرار دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے ناراض کیا تو عرض کیا گیا اجازت دو اس کا سر قلم کر دیا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ **یَسْـلَ ذَالِكَ لِاَحـدٍ اِلَّالِرَسُوْلِ اللّٰہِ** : کہ یہ اس طرح نہیں کرنا کسی ایک کیلئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے والے کو قتل کیا جائیگا صرف یہ قانون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کرنے والے کیلئے سزا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کوفہ کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جناب میں گستاخی کرنے والے شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سب وشتم کرنے والے کا خون حلال ہے دوسرے کسی کا یہ مقام نہیں ہے البتہ کوڑے لگائے جائیں **فَمَنْ سبہٗ فَقَدْ حَلَّ دَمُہٗ**: جو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرے تو اسکا خوں مباح وحلال ہے الشفاء شریف جلد۲ ص ۱۹۲، المارم المسلول ابن تیمیہ جواہر البحار میں علامہ یوسف نبھانی

رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ رسالت کا دعویٰ وحی کا دعویٰ کرنے والے سے بڑا گستاخ کون ہوسکتا ہے جبکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار فرما چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہے لہٰذا مرزا قادیانی کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

باب چہارم

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ میں تحریف کی انداز کیسا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو جمع کرنا اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا مرزا قادیانی نے اپنی رائے قائم کردی قرآن پاک میں ہے۔

واذ قال عیسیٰ بن مریم یٰبَنِیٓ اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالمابین یَدَیَّ من التوراۃ ومبشرابرسول یاتی من بعد اسمہٗ احمد

پ ۲۸ سورہ جمعہ

ترجمہ: اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل بیشک میں تمہاری طرف رسول اللہ ہوں تصدیق کرنے والا اس چیز کا جو تمہارا ے سامنے موجود ہے تورات سے اور بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو محمد ہے یہ بشارت جو آنے ولاے نبی کی ہے کہ میرے بعد رسول آئیگا وہ احمد میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں لہٰذا یہ بشارت مرزا قادیانی کی ہے العیاذ باللہ العزیز، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف جس میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ۔

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ لی الکفر وانا الحاشر الذی حشر الناس علی قومی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (متفق علیہ) (مشکوۃ ص ۵۱۵)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک میرے لئے نام ہیں میں محمد اور میں احمد اور ماحی وہ جو مٹا دیتا ہے کفر کو اور میں حاشر ہوں لوگوں

کا میرے قدموں میں حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں وہ جو میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں احمد ہوں محمد ہوں ماحی ہوں حاشر ہوں عاقب ہوں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسماء مبارک بیان فرمائے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے اس آیت میں بشارت دیتے ہوئے جس احمد کی بشارت دی وہ میں مرزا ہوں اس تقابل میں آسانی سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو غلط کہ کر اپنی بات منوانے کے درپے ہے جو کہ ارتداد اور کفر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح طور پر مرزا نے نافرمانی کرتے ہوئے ارتداد کیا ہے جس کا حکم واجب القتل ہونا ہے اس میں کہ مرزا مرتد واجب القتل ہے شک نہیں ہے۔

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئً علیماً (پ۲۲ سورہ احزاب)

ترجمہ: اور جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔
اس آیت کریمہ کے کلمات خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عنایت فرماتے تھے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اتباع نبوت سے ملے گی جو شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہر لگا دیں گے تو وہ نبی بن جائے گا۔ حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ ص ۲۸
(روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۰ اص ۳۰)

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی سیدنا علی المرتضیٰ سیدنا امام حسن اور امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال حاصل کر چکے ہیں اور مدعیان نبوت کے خلاف جہاد میں مصروف ہو کر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیئے وہ اپنی جگہ دفاع نبوت میں

مصروف ہیں یہ غلیظ مرزا قادیانی اتباع کے بہانے داعی نبوت بن بیٹھا ہے اس لیے امت کا اجماع ہے قرآن وحدیث گواہ ہیں کہ مرزا قادیانی مرتد ہے واجب القتل ہے۔

آدم نیز احمد مختار　　　　در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچہ دادست ہر نبیب را جام　　　　داد آں رامر اہتمام

نزول مسیح ص ۹۹

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا　　　　منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین کا حال مرزا قادیانی سے بھی ابتر ہے کیونکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مسیح ہوں میں کلیم ہوں میں محمد ہوں میں احمد ہوں ماننے والے بھی دعویٰ کرنے والے سے آگے نکلے نہ سوچا کہ بیک وقت اتنے دعویٰ پاگل آدمی کے تو ہو سکتے ہیں عقل کی رتی رکھنے والا بھی یہ اتنے دعوے نہیں کر سکتا، جیسا مرزا قادیانی ویسے ماننے والے ہیں ان غلاظتوں کو پڑھ کر تو ماننے والوں نے مرزا قادیانی کو نبی سمجھا ہے مگر یہ نہیں سوچا کہ مرزا قادیانی دوسری طرف کچھ یوں بھی لکھتا ہے اللہ کو شایان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اسکے اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اوران پر بڑھا دے۔

روحانی خزائن جلد ۵ ص ۲۷۷

قرآن کریم کی تحریف اور احادیث مبارکہ سے بغاوت کرنا اور پھر نبوت کا دعویدار بننا یہ ایک عجیب کہانی ہے جو مرزا قادیانی کی زبانی ہے اللہ تعالیٰ اس فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب پنجم

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار

Scanned by CamScanner

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار

مرحلۂ اول: مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں مرحلہ وار نبوت کا دعویٰ کرنے کیلئے ایک میدان بنانے کی سوچ سوچی انگریز کا رول اپنا تھا ہی مگر مرزا کے مشیر نے پلاننگ تیار کر کے دی۔ ۱۹۰۰ء میں دعووں کی بھرمار کر دی تھی جو خطرات محسوس ہو رہے تھے اسکے متعلق مختصراً عرض کرتا ہوں کہ اس نے کیا کہا ہے قادیانی لٹریچر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء میں خطرناک دعوے کئے۔

۱: مجدد ہونے کا دعویٰ ۲: محدث ہونے کا دعویٰ ۳: مہدی ہونے کا دعویٰ ۴: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ۵: عین مسیح ہونے کا دعویٰ ۶: مسیح علیہ اسلام پر فضیلت کا دعویٰ ۷: صریح دعویٰ نبوت ۸: ظلی نبوت کا دعویٰ ۹: بروزی نبوت کا دعویٰ ۱۰: حقیقی وتشریعی نبوت کا دعویٰ ۱۱: عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے ۱۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ ہے ۱۳: اپنی نسبت آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

۱۹۰۰ء تک مرزا غلام احمد قادیانی گمنام شخص تھا جب براہین احمدیہ کتاب لکھی اس کے بعد لوگوں میں متعارف ہوا کہ قصبہ قادیان میں مرزا بھی رہتا ہے افسوس کہ شہرت بھی ملی تو اچھے کام سے نہیں بُرے کام سے وہ بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کی مخالفت کر کے مشہور ہوتا پھرتا ہے اور کتاب براہین احمدیہ لکھی جو چار جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی اس میں اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ وہ زمانہ تھا جس میں کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک اَحَدٌ مِّنَ النَّاس زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا **حقیقۃ الوحیی** ص ۲۷ تا ص ۲۸ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۶۱)

(دفاع کی تیاریاں) قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت فاضل جلیل سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ ان

دنوں حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لے گئے تھے جب مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے مکۃ المکرّمہ میں ملاقات ہوئی تو آپکے علم وفضل سے متاثر ہوئے حضور پیر سید مہر علی شاہ صاحب کا مستقل وہاں قیام کا پروگرام تھا حاجی صاحب آپ سے فرمانے لگے کہ بیشک مدینۃ المنورہ بھی بڑی بابرکت جگہ ہے یہاں کا قیام نور علیٰ نور مگر پنجاب میں عنقریب ایک گستاخ خالق کل اور رسول کل صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک فتنہ کھڑا کرنے والا ہے جس کا سدباب آپ کی ذات سے متعلق ہے آپ اس وقت محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد ونظریات ایمان محفوظ رہیں گے اور فتنہ زور نہ پکڑے گا۔ (ملفوظات مہریہ جلد دوم ص ٦٥) اس وقت سے مراد خود پیر صاحب فرماتے ہیں فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

عالم رؤیا میں حضور علیہ السلام کا ردقادیانیت کا حکم ملا ہے:

پیر سید مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ عالم رؤیا یعنی خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے آپ سے فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (ملفوظات مہریہ ص ٦٥)

تحریک ختم نبوت کا آغاز پاک وہند میں ١٩٠٠ء میں ہوا:

جولائی ١٩٠٠ء میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کو مناظرہ کا چیلنج کیا جس میں لکھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے ہزار مرید یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ علم میں حقائق میں معروف ہیں اور علوم عربیہ میں ملک کے مولویوں سے بڑھ کر ہیں اس وجہ سے میں نے اس امتحان کیلئے قبلہ پیر صاحب موصوف کو اختیار کیا ہے تاکہ ان کے مقابلے میں سے اللہ تعالیٰ کا وہ نشان ظاہر ہو جائے جو اس کے مرسلین اور مامورین کی ایک

خاص علامت ہے مرزا قادیانی، مجموعہ اشتہارات ص ۳۳۳۔

اس اشتہار میں مرزا نے یہ بھی لکھا کہ اگر پیر صاحب مناظرہ کیلئے تیار نہ ہوں تو میں علماء کی ایک ایسی جماعت سے مناظرہ کرنے کو بھی تیار ہوں جو چالیس سے کسی طرح کم نہ ہوں، مجموعہ اشتہارات ص ۳۳۲ مرزا قادیانی۔

گویا کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو چالیس علماء کے برابر سمجھتا تھا اس مناظرے کیلئے مرزا قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی عبداللہ ٹونگی کو جج بنانے کی تجویز دی، حضرت قبلہ پیر صاحب نے قادیانی کی دعوتِ مناظرہ کو قبول فرمایا ان کے مقرر کردہ منصفوں کو بھی قبول فرمایا اور ایک شرط رکھی کہ مرزا قادیانی اگر لاجواب و ناکام ہوگیا اسے سرِ عام بیعت توبہ کرنی ہوگی اس مناظرہ کیلئے 25 اگست 1900ء کا دن مقرر ہوا حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی 24 اگست 1900ء کو لاہور پہنچ کر آپ نے چھ دن تک وہاں قیام فرمایا اور مرزا قادیانی کا انتظار کیا مگر مرزا نہ آیا 27 اگست 1900ء کو شاہی مسجد میں علماء کرام نے خطابات فرمائے عظیم الشان اجتماع ہوا اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پول کھولا گیا۔

آپ کے لاہور کے قیام کے دوران بعض قادیانیوں نے کہا آپ مرزا قادیانی سے مقابلہ کرلیں ایک اپاہج کیلئے بحالی کی آپ دعا کریں اور ایک کے لئے مرزا دعا کرے گا جس کے نتیجہ میں حق و باطل واضح ہوجائیگا یہ سن کر آپ کا گیلانی خون جوش میں آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو خاتم النبیین کا غلام حاضر ہے۔ برنیز ص ۲۳۳۔

انہیں دنوں میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے مرزا قادیانی کے تحریری مناظرہ اور فصیح عربی نویس کی تعلّی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام کا اصل مقصد تحقیق حق اور اعلاء کلمۃ اللہ ہوا کرتا ہے نہ کہ فخر و تعلّی ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے غلام موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ دیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ دے۔

ظاہر ہے یہ اشارہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے اپنی طرف ہی فرمایا چنانچہ بعد میں

چیلنج کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ دعویٰ از خود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں جناب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ کمال سے میرا دل اس قدر قوی ہو گیا تھا کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے بھی بڑا کوئی دعویٰ کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے سچا ثابت کرواتا نیز فرمایا کہ یعنی بھینس کی بچی کلے کے زور پر رہتی ہے۔ برنیز ص ۲۳۳،

وہ زور کس بنیاد پر تھا آقائے دو جہاں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور پیر سیال لجپال کا بنیادی فیض تھا جس پر آپ کا زور ظاہر ہو رہا تھا حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے متعلقین آپ سے عقیدت رکھنے والے دوست احباب تمام سلسلوں کے اکابر بزرگوں علماء کرام نے ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے طول وعرض تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی افغانستان کے بادشاہ آپ سے بڑی گہری عقیدت رکھتے تھے اور اس تعلق ونسبت کی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت میں بڑے مستحکم تھے۔

چنانچہ مرزا قادیانی کے دو خلیفے میاں عبدالرحمٰن اور میاں عبداللطیف جب افغانستان میں داخل ہوئے تو انہیں یکے بعد دیگرے اول الذکر کو ۱۹۱۸ء میں امیر عبدالرحمٰن نے اور ثانی الذکر کو ۱۹۲۱ء میں حبیب اللہ نے قتل کر کے افغانستان کو ہمیشہ کیلئے قادیانیت سے پاک کر دیا برنیر ص ۳۷۰۔

۱۹۰۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشن گوئی کی کہ جیٹھ میں یعنی جیٹھ کے مہینے میں مہر علی شاہ فوت ہو جائیں گے سرگودھا کے میاں محمد قریشی یہ سُن کر گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور مرزا کی اس پیشن گوئی کا ذکر کرتے ہوئے گذارش کی کہ اپنی حفاظت کا مناسب انتظام کیجئے کہیں کوئی قادیانی آپ پر حملہ نہ کرے آپ نے فرمایا اس جیٹھ میں ہم نہیں مرتے خدا کی شان کہ جب جیٹھ کا مہینہ آیا تو خود مرزا قادیانی لاہور میں ٹٹی خانے میں عبرت ناک موت مر گیا۔ اس سال جب پیر سیال لجپال خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ۲۲ صفر والمظفر کے عرس مبارک کا آغاز ہوا تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی میاں محمد قریشی صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اُلجِیٹھ بِالجِیٹھ ،یعنی

جیٹھ جیٹھ سے بدل گیا ہے۔ (برنیر ص ۳۷۱)

تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کتاب لکھی شمس الہدایت، جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر زبردست تحقیق فرمائی اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مرید مولوی محمد احسن امریوی نے شمس البازغہ کتاب لکھی جو بے سروپا تھی قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے جواباً سیف چشتیائی لکھی جسکا الحمدللہ آج تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ انشاءاللہ قیامت تک جواب آئیگا ہی نہیں۔

تحریک ختم نبوت 1953ء اور تختہ دار

مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے پیروکاروں کو اکساتے ہوئے انہیں پیغام دیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے، (الفضل جریدہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی تقریر:

مرزا بشیر الدین کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں نے ملک گیر تعلیمی مہم شروع کر دی ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو انجمن احمدیہ کراچی نے جہانگیر پارک میں ایک عوامی اجتماع کا اہتمام کیا جس میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے کہا کہ:

احمدیت ایک ایسا پودا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے اور یہ پودا اس قدر جڑیں پکڑ چکا ہے جس سے اسلام کے تحفظ کی وہ ضمانت مہیا ہوگئی ہے جس کا وعدہ قرآن میں ہے کہ اگر اس پودے کو ختم کر دیا گیا تو اسلام زندہ نہ رہ سکے گا بلکہ اس سوکھے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے گا جس کی دوسرے مذاہب پر کوئی قابل ذکر بالا دستی نہیں ہوگی،

(نیز انکوائری رپورٹ ص ۷۷)

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونیشن:

۲ جون ۱۹۵۲ء کو ہیوسوفیکل ہال کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کی مسلمان جماعتوں اوران کے اکابرین نے بھرپور شرکت کی۔ اس کانفرنس میں حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے اور قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
(نیز انکوائری رپورٹ ص ۸۰)

تحریک کے آغاز کا پروگرام:

۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی ہال لاہور میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کے اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے صدر ابوالحسنات محمد احمد قادری منتخب ہوئے اور مجلس عمل میں شامل نو جماعتوں میں سے ہر جماعت سے دو دو نمائندے بطور اراکین لئے گئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

جمعیت العلماء پاکستان سے:

۱: مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے۔

۲: انجمن سجادہ نشینان پنجاب سے صاجزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب اور مولانا عبدالغفور ہزاروی صاحب۔

۳: انجمن حزب الاحناف سے مولانا غلام دین اور مولانا غلام محمد ترنم صاحبان۔

۴۔ جمعیت علماء پاکستان سے مولانا محمد طفیل اور مولانا عبدالحکیم صاحبان۔

۵۔ جمعیت اہلحدیث سے مولانا محمد داؤد غزنوی مولانا عطاء اللہ حنیف صاحبان

۶۔ ادارۂ تحفظ حقوق شیعہ سے سید مظفر علی شمسی کفایت حسین صاحبان۔

۷۔ جماعت اسلامی سے مولانا نصر اللہ عزیز اور امین احسن اصلاحی صاحبان۔

۸۔ مجلس اہلسنت و جماعت مولانا نورالحسن شاہ بخاری مولانا عبدالعلیم صاحبان۔

۹۔ مجلس احرار ماسٹر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین صاحبان۔

اخبارات کی نمائندگی کیلئے مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش اور مولانا اختر علی خان کے علاوہ علامہ علاء الدین صدیقی کو بھی خصوصی طور پر نامزد کیا گیا۔ (منیر انکوائری رپورٹ ص۸۱)

اس تحریک ختم نبوت میں پاکستان کے بچے جوان بوڑھے مشائخ علماء ایک سے ایک نے بڑھ کر آگے آنے کی کوشش کی مگر خواجہ ناظم الدین وزیراعظم صاحب مکمل مرزائیت کی حفاظت وحمایت میں پوری حکومتی مشینری کو استعمال کیا کرتے جس میں سب لوگوں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کے مخالفین جن کی حکومت مکمل محافظ تھی اعلیٰ عہدوں سے مرزائیت کو نوازا جا چکا تھا وزارتِ خارجہ مکمل مرزائی ظفر اللہ خان کے حوالے کر دی تھی اس نازک وقت میں بھی مسلمانوں نے قربانیاں پیش کی ہیں اسکی مکمل تفصیل ہم بیان کرنے پر مجبور ہیں کہ پاکستانی مسلمانوں کیساتھ ہر دور میں حکمران دھوکا کرتے رہے اور مرزائیت کو نوازتے رہے ہیں مگر ان ظلم کی چکیوں میں پسنے کے باوجود حوصلہ نہ ہارا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کی خاطر سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن

آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس لاہور میں سات سو سے زائد علماء و مشائخ نے بھی شرکت کی اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل چار مطالبات کی حمایت کی گئی۔

۱: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲: چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

۳: تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

۴: ربوہ کی اراضی میں مہاجرین کو آباد کرتے ہوئے اسے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ان قراردادوں کو منظور کیا گیا مطالبات کے سلسلہ میں۔

۱: چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقیدہ اور اجتماعی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا ہے اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا ہے چونکہ مرزائی کسی بڑے مسلمان یا کسی معصوم مسلمان بچے کا جنازہ نہیں پڑھتے چوہدری ظفر اللہ خان نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا ہے۔ مرزائی اس شخص کو جو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے مرتد قرار دیتے ہیں چونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اسلام کا مدار عقیدۂ توحید و ختم نبوت پر ہے اگر کوئی فرقہ توحید باری تعالیٰ اور رسالت و ختم نبوت کا اقرار کرے لیکن صرف صفتِ ختم نبوت میں شک کر کے بروزی نبی بن کر اصل ختم نبوت کا منکر ہو بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو اہلِ اسلام سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، چونکہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزارتی مشن کی آمد کے زمانے میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کروانے کا مطالبہ کیا تھا۔

اس لیے یہ کنونشن مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کے حقوق مسلمانوں سے جدا کر کے مسلمانوں کے حقوق محفوظ کرے، یہ قرارداد حزب الاحناف کے مولانا غلام محمد ترنم نے پیش کی تائید کفایت حسین نے کی ہے۔

۲: یہ کنونشن اس حقیقت کو پورے زور سے واضح کر دینا ایمانی، قومی، ملی، ملکی فرض تصور کرتا ہے کہ ختم نبوت یا رد قادیانیت کے مضمون پر کسی فرد یا جماعت کا اظہار کرنا خواہ مسجد میں یا کسی جلسہ عام میں نہ صرف جائز بلکہ اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ کسی مسلمان جماعت کو اس حق سے محروم کرنا صریحاً مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے اور ہم اسے کسی صورت برداشت کرنے کو تیار نہیں امن عامہ کے پیش نظر حکومت کا فرض ہے کہ دفعہ ۱۴۴ اٹھا کر گرفتار شدگان کو رہا کر کے فضا کے تکدر کو دور کرے ورنہ کسی جماعت یا فرد پر پابندی سمجھی جائے گی یہ قرارداد جمعیت علماء پاکستان مولانا محمد بخش بی اے نے پیش کی اور اس کی تائید مولانا داؤد غزنوی صدر جمعیت اہلِ حدیث نے کی ہے۔

۳: آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جانتا ہے نیز یقین رکھتا ہے کہ اس نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کروانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور یہ کہ پاکستان اور ہندوستان کو صرف قادیان کیوجہ سے اکھنڈ بنانے پر مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کے حل کروانے میں اس کی ناکامی نہ صرف اس کی نااہلیت کی وجہ سے ہے بلکہ برطانیہ سے چوہدری ظفر اللہ خان اور ان کی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کو اس میں اس لئے پاکستان، اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے یہ قرارداد مولانا بہاء الحق نے پیش کی اور اس کی تائید علامہ علاء الدین صدیقی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی نے کی۔

۴: مرزائی پارٹی کی گذشتہ تاریخ کے پیش نظر قادیان میں دن دہاڑی قتل کرانا مکانات

مخالفین کواخراج ازشہر کی سازش دیوانی فوجداری مقدمات میں جرمانہ جائیداداور سزائے بے ذنی اور باوجودان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز رہنااور قانون کا شل ہو جانا جس پراس انگریزی زمانہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات گواہ ہیں۔اس خیال کوتقویت پہنچاتا ہے کہ ربوہ کی آبادی جواب صرف قادیانیوں کی بنائی جارہی ہے جس کے اردگرد کے بارہ مواضعات کی متروکہ اراضی جومہاجرین کوآلاٹ ہوتی تھی ان سے چھین کر مرزائیوں کے حوالے کی جارہی ہے جس میں دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہوگی گذشتہ حالات وواقعات کے اعادہ کا باعث بنتی جارہی ہے۔اس لیے یہ کنوینشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعمیر شدہ عمارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس کر کے دیگر فرقوں کوآباد کر کے آنے والے خطرات کا سدِ باب کرے۔یہ قرارداد مولانا مرتضی احمد خان میکش نے پیش کی اوراس کی تائید قاضی مرید حسن ایم ایل اے نے کی۔

۵: یہ کنوینشن قرارداد پیش کرتا ہے کہ تمام مطالبات جوتجاویز کی شکل میں منظور کئے گئے ہیں ان کی تائید میں ۱۸ جولائی ۵۲ء بروز جمعہ یوم مطالبات منایا جائے اورتمام ائمہ مساجداور علماء واکابر ملت سے استدعا کرتا ہے کہ اس کنوینشن کی منظور کردہ قراردادوں کی تائید کر کے اپنے فیصلوں کی اطلاع حکام ضلع اور صوبہ کے وزیراعلیٰ کوبھیجیں۔

۶: یہ قرارداد مولانا محمد یوسف نے پیش کی اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے اس کی تائید کی۔

۷: حکومت کو چاہیے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھے اوران کی خطرناک سرگرمیوں کی تحقیقات کیلئے ایک مجلس متعین کرے جس کے ارکان میں غیر سرکاری مسلمان عناصر بھی شامل ہوں نیز جومرزائی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں ان کواپنے منصب کی آڑ میں تبلیغ مرزائیت سے روکنے کافوری اقدام کرے۔

۸: یہ قرارداد مولانا محمد ذاکر ایم ایل اے نے پیش کی اور علامہ محمد یعقوب نے اس کی تائید کی اس قرارداد میں ملک کی سب سے بڑی جماعت مسلم لیگ کی جنرل کونسل دورۂ صوبہ کی نمائندہ اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے قریبی اجلاسوں میں فتنہ مرزائیت کے سدِ باب کے

سلسلہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے علیحدہ کرنے کی تجویز پیش کر کے سنٹرل مسلم لیگ اور سنٹرل گورنمنٹ کو روانہ کر کے پنجاب کے تمام مسلمانوں کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دے۔ (تحریک ختم نبوت ص ۱۸۶ تا ص ۱۸۹)

۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت میں مشائخ علماء عشاقان نبی کی قربانی:

وزیر اعظم ناظم الدین نے وزیر خارجہ بنا کر مرزائیت کو قوت دی لوگ لالچ دنیا کی خاطر مذہب کو چھوڑ کر مرتد ہونے لگے تو مشائخ عظام علمائے کرام نے مجلس و تنظیم بنا کر عشاق مصطفیٰ صلی علیہ وسلم نے رضا کار بھرتی کر کے ہر قسم کی قربانیاں دیں کئی ایک بزرگ نوجوان ہتھیلی پر جان رکھ کر بغیر کسی فکر کے جذبات کی انتہائی پوزیشن میں جا پہنچے تھے۔ یاد رہے کہ کچھ تفصیلات و واقعات کا سلسلہ مختصر کرتے ہوئے عرض ہے کہ تحریک نے جب عروج حاصل کیا تو قتل و غارت تک نوبت جا پہنچی کچھ اسطرح ہوا:

مرکزی قیادت تحریک ختم نبوت گرفتار ہوگئی:

مرکزی قیادت کو حکومت نے گرفتار کر لیا پورے ملک میں بالخصوص کراچی اور لاہور پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی ۲۸ فروری کو لاہور میں بھی تحریک ختم نبوت کے اکثر اکابرین کو گرفتار کر لیا گیا مرکزی قیادت میں سے مولانا غزنوی صاحب باقی تھے۔ آئندہ کیلئے لائحہ عمل طے کرنے کیلئے مولانا مودودی کی رہائش گاہ پر ایک مشاورتی اجلاس ہوا جس میں مولانا داؤد، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد ابراہیم علی چشتی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا آمین احسن اصلاحی، اور ثناء اللہ شامل تھے تمام شرکاء اجلاس نے مولانا مودودی سے درخواست کی کہ مولانا سید ابو حسنات قادری کی جگہ قیادت تحریک ختم نبوت کی سربراہی قبول فرمائیں مگر مودودی

صاحب نے انکار کر دیا کہ ابھی عوام الناس میں پوری ہمدردی کے جذبات نہیں ہیں خلیل احمد قادری نے کہا کہ مولانا باہر تشریف لائیں اور عوامی جذبات کا اندازہ لگائیں تاکہ آپ کی غلط فہمی دور ہو جائے عوام کے دل جل رہے ہیں جان ہتھیلی پر رکھے ، کفن سر پر باندھے میدان عمل میں ہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قیادت کی ضرورت ہے عوامی جذبات اپنے حدود سے آگے جا چکے ہیں مودودی صاحب نے کہا مجھے تحریک سے ہمدردی ہے مگر میں شامل نہیں ہونا چاہتا مولانا سید خلیل احمد قادری نے کہا یہ فیصلہ تو آپ کو ایکشن کمیٹی میں شامل ہونے سے قبل کرنا چاہیے تھا، (تحفظ تحریک ختم نبوت ص ۳۲۳)

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا اگرچہ تحریک کے چند ساتھی ہیں اگر تحریک کمزور ہونے لگی تو سنبھال نہیں پائیں گے اب وقت ہے سنبھل لیں جب بغیر قیادت کے رضا کار انتہائی احسن کام کر رہے ہیں (مجاہد ملت ص ۱۲۳)

غرض مولانا مودودی آگے آنے کیلئے تیار نہ ہوئے اور پیچھے رہ کر اپنے ڈھب کا کام کرنے کے موقف پر ڈٹے رہے۔

نئی قیادت کا انتخاب کرایا گیا:

بالآخر دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے حاضرین نے ایک دوسری تجویز رکھی کہ مرکزی ارکان کی موجودگی میں ایک کمیٹی بنا دی جائے جس کو اختیار دیا جائے کہ وہ مناسب اقدام کرے چنانچہ ایک کمیٹی بنا دی جائے جس کے کنوینر سید خلیل احمد قادری اور اراکین میں مولانا عبدالستار خان نیازی، ابراہیم علی چشتی مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا محمد طفیل اور مولانا احمد علی کو ارکان بنایا گیا کمیٹی کے اجلاس میں اسی پر غور ہوا کہ ہمیں کراچی جا کر گرفتاریاں دینی چاہیں یا لاہور میں مولانا عبدالستار نیازی خان صاحب نے رائے دی لاہور سے ۷۵۰ میل کراچی میں

جا کر اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کرنا مناسب نہیں ہے اس سے تحریک کو فائدہ نہیں پہنچے گا پنجاب کی گورنمنٹ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے اگر کرنا ہے تو یہاں کی گورنمنٹ کا نظام معطل کرو اس سے مرکز پر خود بخود دباؤ پڑے گا انہوں نے یہ تجویز بھی دی کہ پنجاب اسمبلی ہاؤس کا گھیراؤ کر کے ارکان اسمبلی کو مجبور کر کے ان سے قادیانیوں کے متعلق بل پاس کروا دیا جائے مجاہد ملت ص ۱۲۲

مولانا غلام الدین کی قیادت:

بہرحال اس کمیٹی نے باغ بیرون دہلی دروازہ میں عظیم الشان جلسہ کا فیصلہ کیا اور یہ بھی طے پایا کہ لاہور شہر میں گرفتاری کیلئے مجلس کی جانب سے پچیس رضا کاروں کا جتھ مولانا غلام دین کی قیادت میں کھلے بازاروں سے ہوتا ہوا چیرنگ کراس کے تھانہ تک جائے اور خود کو پرامن طریقہ سے گرفتاری کیلئے پیش کریں کے چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر باغ بیرون دہلی دروازہ ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا غلام دین نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد اور امن برقرار رکھنے اور تحریک کو پرامن طریقے سے جاری رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بدامنی پھیلانے والا اس تحریک کا اسلام کا اور سرکارِ مدینہ کا باغی سمجھا جائے گا ہماری اس مقدس تحریک کی کامیابی کا دارومدار امن برقرار رکھنے پر ہے لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے پُرامن رہنے اور ہر ممکن قربانی دینے کا اعلان کیا۔

مولانا غلام دین کی قیادت میں پچیس رضا کاروں کی چیرنگ کراس کی جانب روانگی ہوئی تقریباً ایک لاکھ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو دہلی دروازے سے روانہ ہوا اور چیرنگ کراس پر جا کر رک گیا جلوس کا نظم وضبط حیرت انگیز تھا جذبات پر قائدین کا مکمل کنٹرول تھا اس پرامن جلوس نے مخالفین کو دم بخود کر دیا اور حکومت پریشان ہوگئی یہ کون سی طاقت ہے جو انسانوں کے اس متحرک سمندر کو سنبھالے ہوئے ہے میدان میں جس قدر لوگ سما سکتے تھے

صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ مولانا غلام دین نے نماز پڑھائی اور خود کو موقع کی مناسبت سے گرفتاری کیلئے پیش کر دیا (ایضاً ص۳۲۴) مولانا غلام دین کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا اور رضا کاروں کو پولیس نے ٹرکوں میں بٹھا کر جیل میں بند کرنے کی بجائے چھانگا مانگا اور لاہور کے دور دراز علاقوں میں چھوڑتے ہوئے کہا کہ لاہور کے بجائے اور جدھر جانا چاہتے ہو چلے جاؤ اب تم آزاد ہو۔ (ایضاً ص۳۲۵) یہ پہلا دستہ تھا اب اس کے بعد یکے بعد دیگرے کسی معروف عالم دین کی قیادت میں گرفتاریاں پیش کرنے کیلئے دستے روانہ ہوئے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کی قیادت:

اب تحریک کی عملی قیادت مولانا عبدالستار خان نیازی کے پاس آ گئی انہوں نے ۳ مارچ ۵۳ء کو مسجد وزیر خان میں تحریک کا مرکزی دفتر قائم کیا سید ابوالحسنات قادری کے صاحبزادے مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا بہاوالحق قاسمی ان کے دست راست تھے۔ لاہور میں روزانہ جلسے ہوتے ایک باغ بیرون دہلی دروازہ کے اور دوسرا مسجد وزیر خان میں، دونوں جلسوں میں دیگر رہنماؤں کے علاوہ مولانا عبدالستار خان نیازی مقرر ہوتے۔ مسجد وزیر خان کا دروازہ لوہے کا تھا رات کو مولانا عبدالستار خان نیازی کے کارکن اس میں کرنٹ چھوڑ دیتے تھے تا کہ کوئی اندر داخل نہ ہو سکے پہرے کیلئے باری باری لوگوں کی ڈیوٹیاں لگتی تھیں مولانا نیازی مسجد کے اندر جا کر بھیس بدل لیتے تھے مسجد کے مینار کے اندر اوپر جا کر ایک بڑی عجیب مگر کشادہ جگہ بنی ہوئی تھی وہاں مولانا نیازی کا بستر تھا مسجد کے راستوں پر تحریکی رضا کار آنے والے پر نظر رکھتے تھے اور صرف تحریک کے لوگوں ہی کو اندر آنے دیتے تھے مولانا محمد ابراہیم علی چشتی نیازی صاحب کے پاس پیغامات بھیجا کرتے تھے۔

تین جھتے:

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو ایک ایک سو رضا کاروں کے تین جھتے مسجد وزیر خان میں ترتیب دیئے گئے ان میں سے ایک کو ضلع کچہری دوسرے کو سول سیکرٹریٹ اور تیسرے کو گورنر ہاؤس کی طرف روانہ کیا گیا۔ جھتے کی صورت یہ تھی کہ پچھتر آدمی اس کے اندر تھے اور پچیس افراد نے اس کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا تا کہ کوئی آدمی اندر آ کر تخریبی کاروائی نہ کر سکے۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ پرامن رہیں اور پولیس سے متصادم نہ ہوں اگر پولیس راستہ میں حائل ہو تو راستہ بدل لیں ان کیلئے مثبت نعرے تیار کیے گئے تھے اور انہیں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ آپ لوگوں کو لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے جانا ہے اگر لاٹھی چارج کیا جائے تو لاٹھیاں کھاؤ مگر بڑھتے جاؤ گولی چلے تو منتشر ہو کر گلیوں کے اندر چلے جاؤ اور اگلے چوک میں پھر جمع ہو جاؤ ضلع کچہری جانے والا جتھہ بخیر وعافیت وہاں پہنچ گیا سول سیکرٹریٹ والا جتھہ بھی کچھ گرفتاریوں کے بعد اپنی منزل تک پہنچ گیا اور اس نے وہاں کام بند کروادیا گورنر ہاؤس جانے والا جتھہ جب چوک والگراں پہنچا تو پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا اس جھتے کی قیادت سید خلیل احمد قادری کر رہے تھے۔

فردوس شاہ کا قتل:

جھتے میں شامل ایک نوجوان نے گلے میں حمائل شریف لٹکا رکھی تھی فردوس علی شاہ ڈی ایس پی نے لاٹھی چارج کر دیا اسے ایسی بڑی ٹھوکر ماری کہ حمائل شریف دور جا گری۔ نوجوان تڑپ کر حمائل شریف اٹھانے گیا تو پولیس نے پورے زور سے ڈنڈے برسائے اس پر لوگ مشتعل ہو گئے۔

اسی دن شام کو مولانا نیازی حسب معمول مسجد وزیر خاں میں رضا کاروں کو ہدایت دے رہے تھے کہ ایک شخص نے حجرے کے اندر جھانک کر مولانا کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ گیا

مولانا نیازی نے رضا کاروں سے کہا یہ مشکوک آدمی ہے اسے پکڑو مولانا کی یہ بات سن کر بھاگ کھڑا ہوا مگر رضا کاروں نے اسے پکڑ لیا اور خوب مارا اس واقعہ کے فوراً بعد فردوس علی شاہ ڈی ایس پی اور تھانے دار مظفر خاں پولیس کی جمعیت کے ساتھ مولانا کو پکڑنے کیلئے مسجد کیطرف بڑھے لوگوں نے فردوس شاہ کو پہچان کر چھروں سے پھاڑ ڈالا ساتھی پولیس والوں سے رائفلیں چھین لیں اور مسجد میں داخل ہو کر گیٹ بند کر لیے۔ (محمد صادق قصوری ص ۱۲۶)

کرفیو اور تشدد

فردوس شاہ کے قتل کے بعد لاہور میں کرفیو لگا دیا گیا پولیس نے مجاہدین ختم نبوت پر بے تحاشا تشدد کیا اور بے حد فائرنگ کی قادیانی بھی فوج اور پولیس کی وردی میں باہر سے آ کر فائرنگ میں شریک ہو گئے اس موقع پر مسلمان کارکنوں نے بے پناہ قربانیاں دیں دہلی دروازے کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی پولیس نے ایک ایک کر کے چاروں کو گولی کا نشانہ بنایا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا اس کے نعرے صرف لا الہٰ الا اللہ نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت تھے۔ اس پر فائر کھول دیا گیا لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

ہڑتال:

۵ مارچ کو زبردست ہڑتال ہوئی ایشیا میں تاریخ کا یہ پہلا اور انوکھا واقعہ تھا کہ عوام کے مطالبات اور احتجاج میں کسی ملک کا صوبائی سیکرٹریٹ بند ہو گیا اور اس کے چھوٹے بڑے تمام ملازمین بھی تحریک میں شریک ہو گئے ہوں اس بات کا اعتراف میاں انور علی آئی جی پولیس نے بھی اپنی شہادت میں کیا ہے (اللہ وسایا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء)

حکومت کی شرارت:

۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو حکومت نے شرارت کر کے ایک پوسٹر نکالا کہ آج مولانا عبدالستار خان نیازی نماز جمعہ بادشاہی مسجد میں پڑھائیں گے ان کا مقصد مجاہدین کی قوت کو تقسیم کرنا تھا مولانا نیازی نے اپنے ایک سرفروش کارکن بشیر احمد مجاہد سے کہا کہ اس پوسٹر کی تردید کریں اس نے ایک ٹیکسی پر لاؤڈ سپیکر لگا کر تمام شہر میں اس پوسٹر کی تردید کر دی اور اعلان کر دیا کہ جمعہ کی نماز حسب سابق مسجد وزیر خاں میں ادا کی جائے گی۔

گورنر پنجاب کی طرف سے وفد کی آمد:

اسی روز جمعہ سے قبل خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی بیگم سلمیٰ تصدق حسین احمد سید کرمانی اور بعض دوسرے اکابر ایک وفد کی صورت میں مسجد وزیر خاں آئے اور مولانا عبدلستار خاں سید خلیل احمد قادری مولانا بہاؤالحق قاسمی سے مذاکرات کیئے۔ وہ گورنر پنجاب آئی آئی چند دیگر کا پیغام لائے تھے کہ صوبائی حکومت تحریک کے مطالبات سے اتفاق کرتی ہے اور اس سلسلے میں ایک وزیر اور ایک اعلیٰ افسر مرکزی حکومت سے بات چیت کرنے کیلئے تیار ہے مولانا نیازی سید خلیل احمد قادری ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہماری صلح اور بات چیت اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ:

۱۔ ہمارے گرفتار شدہ آدمیوں کو رہا کر دیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تسلیم کیا جائے۔

۳۔ مرکزی حکومت کو قائل کرنے کیلئے ایک آدمی ہمارا اور ایک حکومت پنجاب کا مرکزی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرے

۴۔ ہماری تحریک پرامن رہے گی لیکن آپ کو بھی ہماری تحریک ختم کرنے کی کوشش بند کرنا ہوگی۔

اس وقت لوگوں میں اتنا مذہبی جوش تھا بیگم سلمیٰ تصدق حسین کو باہر نکالنے کیلئے برقعہ منگوا

کر اسے پہنچایا گیا کہ مذہبی لوگ بے پردگی کے باعث ان پر حملہ کر دیں گے۔

مارشل لاء کا نفاذ:

اس وفد کے جانے کے بعد عین جمعہ کی نماز کے وقت ایک بجے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا مارشل لاء کے اعلان سے ایک بار تو سناٹا چھا گیا مگر مولانا عبدالستار خاں نیازی مولانا خلیل احمد بہاء الحق قاسمی کی جرأت مندانہ اور ولولہ انگریز تقریروں سے یہ سناٹا بھی جرأت اور حوصلہ مندی کے جذبات میں گم ہو گیا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ناموس رسالت کا خود محافظ ہے تمہیں تو جانثاری اور وفاداری کے اظہار کا موقع ملا ہے تمہارا محتاج تو نہیں اللہ تعالیٰ اپنی شان کا خود محافظ ہے۔

۷ مارچ کو مارشل لاء دفعہ ۱۴۴ اور رات کے کرفیو کے باوجود گرفتاریاں دینے کیلئے مسجد وزیر خان سے چار چار افراد کی ٹولیاں روانہ ہو گئیں ۸ مارچ کو بھی ایسا ہی کیا گیا ۹ مارچ کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا مولانا پنجاب اسمبلی کے رکن تھے لہٰذا اس کی تیاری میں لگ گئے کیونکہ اب لوگوں کی رائے یہ تھی کہ آپ اسمبلی پر خود جا کر ختم نبوت ریولیوشن پیش کریں۔

۸ مارچ کو فوج نے مسجد کو پوری طرح محاصرہ میں لے لیا مگر اس کے باوجود مسجد میں جلسے ہو رہے تھے مسجد میں رضا کاروں کے ٹھٹھ موجود تھے مقرر آئے اور تقریر کے بعد خفیہ دروازے سے چلے جاتے پولیس اور فوج کیلئے یہ صورتحال تشویشناک تھی اور جلد سے جلد مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی بالآخر فوج نے خفیہ دروازے کا پتہ چلا کر اس پر بھی پہرہ بٹھا دیا ۹ مارچ کو مسجد میں موجود قائدین نے خود مسجد کے دروازے کھول کر گرفتاری دینے کا فیصلہ کر لیا رضا کار پانچ پانچ کی ٹولیوں میں مسجد سے نکل کر خود کو

گرفتاری کیلئے پیش کرتے رہے رضا کار گرفتار ہو چکے تو انہیں جیل میں پہنچا دیا گیا اور مولانا خلیل احمد قادری بہاوالحق قاسمی کو گرفتاری کے بعد پولیس شاہی قلعہ لے گئی۔

مولانا نیازی کا پروگرام:

مولانا عبدالستار خان نیازی بروقت مسجد سے باہر جا چکے تھے اس لیے گرفتاری سے بچ گئے دراصل مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ گرفتاری دینے کے بجائے پنجاب اسمبلی میں جائیں اور وہاں ختم نبوت کے سلسلے میں ارکان اسمبلی کو قائل کرنے کی کوشش کریں مگر ہوا یہ کہ مولانا کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسمبلی کا اجلاس ۱۶ مارچ تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا اب سوال یہ تھا کہ گرفتاری سے بچنے کیلئے مولانا ایک ہفتہ کسطرح اور کہاں گزاریں میر یعقوب نامی ایک شخص اندرون موچی دروازہ چنیاں والی مسجد کے قریب رہتے تھے انہوں نے کہا کہ ہمارا مکان ایک قلعہ ہے آپ یہاں آجائیں یہیں سے ہم آپ کو پنجاب اسمبلی پہنچانے کا انتظام کرلیں گے ۱۳ مارچ تک مولانا نیازی اس مکان میں رہے اس روز خبر ملی کہ اسمبلی کا اجلاس مزید ایک ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا اب یہ اجلاس ۲۲ مارچ کو ہوگا۔

اب فیصلہ ہوا کہ مولانا کو کسی طرح لاہور سے باہر نکالا جائے اور باہر سے لاہور آنے والی بس میں بٹھا دیا جائے اس زمانے میں قصور وغیرہ سے آنے والی بسیں شارع فاطمہ جناح اور چیرنگ کراس سے ہو کر اسمبلی ہاوس کے سامنے سے گزرا کرتی تھی پروگرام بنایا گیا کہ اسمبلی ہاؤس کے سامنے اتر کر دوڑ کر اندر چلے جائیں گے پھر پولیس انہیں اسمبلی کے اندر سے گرفتار نہیں کرسکتی اس طرح وہ اپنی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرسکیں گے۔

چنانچہ اس مقصد کیلئے ایک ریہڑے کا انتظام کیا گیا مولانا نے اس پر سوار ہونے سے قبل دیہاتیوں کی طرح چادر باندھ لی۔ پاؤں میں چپل تھی اور سر پر کھنڈ واسا باندھ لیا ریہڑا بانساں والے بازار کی طرف سے نکلا پھر میو ہسپتال کے آؤٹ دیوار کی جانب سے گزر کر جا نکلا۔ اور

وہاں سے کچے راستے سے ہوتے ہوئے چوہنگ نواحی گاؤں شاہ پور جا پہنچا ریہڑے کے ساتھ نمبردار عبدالرحمٰن کے علاوہ چار مسلح سائیکل سوار تھے انہیں ہدایت تھی اگر کوئی مولانا نیازی کی طرف آئے تو بے دریغ فائر کھول دیں۔ مولانا وہاں سے بس میں سوار ہو کر اوکاڑہ میں اپنے دوست چوہدری محبوب عالم کے پاس پہنچے رو کنے کے بعد راتوں رات پاک پتن اور وہاں سے ۲۲ مارچ کو قصور پہنچے اور شیخ فضل دین گلی بھتیاں کے مکان پر ٹھہرے۔

مولانا نیازی کی گرفتاری:

مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ ۲۳ مارچ کی صبح قصور سے بس میں بیٹھ کر اسمبلی ہال پہنچ جائیں گے مگر شیخ فضل دین کے لڑکے محمد اسلم نے مخبری کر دی۔ آپ فجر کی نماز کیلئے اٹھے تو پولیس پہنچ گئی اور مولانا کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لے گئی۔ وہاں آپ کو دس نمبر کوٹھڑی میں رکھا گیا ۲۳ مارچ سے ۱۹ اپریل تک اسی سیل میں پولیس والے آپ کا بیان ریکارڈ کرتے رہے دوراتیں آپ کو مسلسل جگائے رکھا مولانا نوافل پڑھتے ہوئے مسجد میں جاتے تو پولیس والے انہیں بلانا شروع کر دیتے ان کا خیال تھا کہ شاید مولانا سجدے میں جا کر سو جاتے ہیں شاہی قلعہ سے مولانا کو سنٹرل جیل لاہور میں منتقل کر دیا گیا ۱۶ اپریل ۱۹۵۳ء کو آپ کے خلاف فوجی عدالت میں ڈی ایس پی فردوس شاہ کا قتل اور بغاوت کا کیس چلا۔ استغاثہ نے خون آلود مٹی اٹھا کر عدالت میں پیش کی جس پر پولیس کے بقول فردوس شاہ کا خون جذب تھا مولانا اپنی صفائی میں کہا کہ قتل مسجد وزیر خاں کے باہر ہوا جہاں سیمنٹ کا فرش ہے اس لیے مٹی کا ثبوت جعلی ہے استغاثہ اور صفائی دونوں جانب سے متعدد گواہ پیش ہوئے یہ ساری کاروائی دس دن بعد ۲۵ اپریل کو مکمل ہو گئی۔

سزائے موت:

مقدمہ قتل سے زیادہ خطرناک کسی بغاوت کا تھا تحریک تحفظ ختم نبوت کے دنوں میں

مولانا نیازی نے جو تقاریر کی تھیں انہیں باغیانہ قرار دیتے ہوئے حکومت نے مقدمہ بغاوت کا کھڑا کیا اس مقدمہ میں قابل اعتراض تقاریر پیش کی گئیں مگران میں کہیں بھی ایسا مواد موجود نہ تھا جسکی بنا پر بغاوت کا الزام ثابت ہوسکتا مگراس کے باوجود اس کیس میں مولانا کوسزائے موت سنائی گئی۔

انہی دنوں مولانا سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں اور مولانا مودودی کے خلاف بھی بغاوت کا مقدمہ چلا اور مولانا نیازی کے علاوہ ان دونوں کو بھی سزائے موت سنائی گئی مولانا مودودی نے اگر چہ اس میں حصہ نہیں لیا تھا تاہم انہوں نے قادیانی مسئلہ نامی کتابچہ لکھا تھا جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی کہ ہم قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں سمجھتے ہیں اور کیوں انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں اوران پر امن وامان تباہ کرنے اور بغاوت کا الزام تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کوسزائے موت دی گئی تو ان کی زبان سے نکلا ''بس یہی کچھ ندا لائے ہوا گر میرے پاس ایک لاکھ جانیں ہوتی تو میں ان سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان کر دیتا'' سپیشل ملٹری کورٹ کے افسر نے اس پروانے پر دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا ''میں جب پھانسی کے پھندے کو چوموں گا اس وقت اس پر دستخط کروں گا'' افسر نے ذرا سختی سے دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا، میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ جس وقت پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اسی وقت دستخط کروں گا میں جیل میں ہوں اور آپ کے جنگل میں ہوں مجھے لے جاؤ اور پھانسی دے دو''

اس پر متعلقہ افسر نے ذرا لجاجت سے کہا کہ مسٹر نیازی! ہمارے افسر ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے موت کے وارنٹ کا نوٹس دے دیا ہے یا نہیں تو میں کیا جواب دوں گا۔اس پر مولانا نے فرمایا کہ اگر آپ کو اپنے افسران ہی کا خوف ہے تو میں آپ کی خاطر اس پر دستخط کیے دیتا ہوں چنانچہ مولانا نیازی نے بڑے اطمینان سے اس پر دستخط کر دیئے اور ۷ مئی ۱۹۵۳ء کی تاریخ بھی درج کر دی۔

قیدی کا لباس تنگ نکلا:

بہر حال آپ کو موت کی کوٹھڑی میں لے جانے کیلئے آپ کو پھانسی کے قیدی کا لباس پہننے کو دیا گیا لیکن وہ تنگ نکلا جیل سٹاف کے ایک آدمی نے کہا نیازی صاحب یہاں آ کر تو بڑے بڑے پہلوان سکڑ جاتے ہیں اور آپ ہیں کہ پھیل رہے ہیں کوئی کرتہ آپ کو فٹ نہیں آتا مولانا نے کہا ہم نے موت خود خریدی ہے اس لیے کوئی کرتہ فٹ نہیں آتا۔ چلو پاجامہ ہی لاؤ، پاجامہ منگوایا گیا تو اس میں آزار بند نہیں تھا مولانا کے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ اس لیے ہے کہ آپ کہیں آزار بند سے خودکشی نہ کر لیں مولانا نے فرمایا تم احمق لوگ ہو جسے شہادت کی موت مل رہی ہے وہ بھلا خودکشی کیوں کرے گا؟ مولانا نے پاجامہ نہ پہنا بلکہ چادر باندھ لی۔

پھانسی کی کوٹھڑی میں:

۷ مئی سے ۱۴ مئی ۱۹۵۳ء تک آپ پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے آپ کا زیادہ تر وقت نماز میں گزرتا تھا جیل میں خود آذان دیتے اور نماز پڑھتے قرآن وحدیث کے علاوہ مکتوبات آپ کے زیر مطالعہ رہتے تھے۔

سزائے موت میں تبدیلی اور رہائی:

۱۴ مئی ۱۹۵۳ء کو سزائے موت عمر قید میں بدل گئی اور آپ ۱۵ مئی کو سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں گزارنے کے بعد سنٹرل جیل لاہور کے کوداوارڈ میں منتقل ہو گئے سزائے موت کے خلاف آپ نے اپیل نہ کی جسٹس محمد شریف نے از خود کیس کو دیکھتے ہوئے سزا کم کر دی اور تین سال کر دی مولانا نے اس سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی اور موقف اختیار کیا کہ جس قانون کے تحت انہیں سزا دی گئی وہ قانون قانون ہی نہیں ہے کیونکہ یہ

قانون پاس کرنے سے قبل قانون ساز اسمبلی توڑ دی گئی تھی اوراس پر گورنر جنرل کی منظوری بھی حاصل نہیں ہوسکی تھی یوں آپ کو مئی ۱۹۵۵ء میں باعزت بری کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد ایک صحافی نے آپ سے آپ کی عمر پوچھی تو فرمایا میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہے جو میں نے ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی سب شرمندگی مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۰۲)

مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا مودودی کا کیس بھی اس نوعیت کا تھا ان کی سزائے موت بھی پہلے عمر قید میں بدلی اور پھر انہیں بھی باعزت بری کر دیا گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء برصغیر کی تاریخ میں سب سے زیادہ خونی تحریک تھی۔ اس میں دس ہزار سے زیادہ جانثار ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا اور ایک لاکھ سے زائد کارکنوں نے گرفتاری پیش کی۔

حاصل کلام کچھ اسطرح ہے:

حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا عظیم کارنامہ ہے کہ تختہ دار پر آنا پھر عمر قید اوران مشکلات کو محض اس لئے برداشت کرنا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوں آپ کی محنتی کارنامہ برائے ختم نبوت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جب پھانسی کا حکم ملاتو ان ہی ایام کو آپ اپنی زندگی قرار دیتے ہیں فرمایا! اصل زندگی کے ایام تو یہی ہیں اور تھے پہلی تاریخ کا مطالعہ کیا تو تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور قبلہ سید جماعت علی شاہ صاحب کے مسلسل کردار حسینہ کو اپنے تو اپنے بیگانے بھی مانتے ہیں اور مشائخ عظام اور علماء کرام اور عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء اور ۱۹۵۳ء میں کمال قربانیاں ہیں ملاحظہ ہوں قطب زمان جان تحریک ختم نبوت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد کرم دین دبیر صاحب سیالوی چکوالوی، پیر طریقت قطب زماں سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، پیر زماں حضرت علامہ پیر شیر محمد صاحب شرقپوری صاحب کمال فاضل اجل علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین میں کمال حاصل ہے۔

فاضل جلیل مولانا علامہ سید برکات احمد صاحب۔

حضرت مولانا سید ابوالحنان قادری صاحب

حضرت مولانا سید الحامد بدایونی صاحب

صابزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب

مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

جید علماء کرام اور مشائخ عظام، اور عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں مجاہدانہ کردار ادا فرمائے ہیں مال جان کی

قربانیوں سے گریز نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء فرمائی ہے۔

مقدمات عدالت میں علماء مشائخ کی کامیابی:

۱: ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء رائے چندوالا مجسٹریٹ درجہ اول گورداس پور کی عدالت میں اہلسنت و جماعت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ سیف چشتیائی پر سرقہ مضامین کا جو الزام اس نے اپنی کتاب نزول مسیح میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا گیا وہ غلط ہے اور اب وہ اس الزام کو واپس لیتا ہے۔

۲: ۱۶ نومبر کو حکیم نورالدین بھیروی نے مولانا کرم دین دبیر سیالوی ایڈمنسٹر ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مولانا کرم الدین دبیر سیالوی باعزت بری ہوئے۔

۳: ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو بھی حکیم نورالدین نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کے خلاف گورداسپور میں مقدمہ دائر کیا جس کا فیصلہ مولانا کرم الدین زبیر سیالوی کے حق میں ہوا ان مقدمات میں مرزا غلام احمد قادیانی خود پیش ہوتا تھا۔

۴: قادیانی اخبار الحکم کے ایڈمنسٹر شیخ یعقوب علی تراب نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی اور مولانا فقیر محمد جہلم بانی ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مؤخرالذکر دونوں حضرات سُرخرو ہوئے۔

۵: ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو مولانا کرم الدین دبیر سیالوی نے جہلم میں کتاب مواہب الرحمٰن کی تقسیم پر مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم فضل الدین پر مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا یہ مقدمہ دو سال تک چلتا رہا بالآخر مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کو کامیابی ہوئی اور عدالت نے مرزا غلام احمد قادیانی کو پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین کو دو سو روپے جرمانہ کا حکم سنایا اور عدم ادائیگی کی صورت میں بالترتیب مزید چھ

اور پانچ ماہ کی قید سزا سنائی۔

۶: مرزائیوں نے دوالمیال کی مسجد میں علیحدہ جمعہ قائم کرنے کیلئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا مسلمانوں کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی مولانا سید لال شاہ دوا کالوی نے کی ۹ فروری ۱۹۰۷ء کو اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادنخان نے اس مقدمہ کا فیصلہ سید لال شاہ کے حق میں دیا۔

۷: مولانا نواب الدین شکوہی مدراسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا کہ اہلسنت و جماعت اور مرزائیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

۸: ۵ نومبر ۱۹۲۶ء کو عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعی کے حق میں فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے اس لئے مرتد کا نکاح سنی عورت سے باقی نہیں رہا۔

۹: ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے سُنّی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعیٰ علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا یہ نکاح نہیں رہا ہے۔

۱۰: ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو سینئر سول جج راولپنڈی میاں محمد سلیم کی عدالت میں قادیانی خاتون مسماۃ امۃ الکریم نے اپنے سابق مسلمان شوہر لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک کے خلاف حق مہر کی وصولی کیلئے مقدمہ دائر کیا فاضل جج نے فیصلہ دیتے ہوئے لکھا کہ قادیانیوں کو اہلِ کتاب تصور نہیں کیا جا سکتا مدعا علیہ کے ساتھ شادی کے وقت مدعیہ مسماۃ امۃ الکریم قادیانی ہونے کے سبب غیر مسلم تھی لہٰذا مہر قانوناً نا قابلِ بازیابی ہے (تحریک ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۱: ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو جیمس آباد کی فیملی کورٹ کے جج محمد رفیق گوریجہ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ایک مسلمان عورت سے قادیانی کا نکاح منع کر دیا۔ (تحفظ

تحریک ختم نبوت ص ۳۴۱)

۱۲: ۲۸ فروری ۱۹۷۲ء کو سول جج محمد نسیم نے مولوی عبدالرشید کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے محلّہ قادیان کے قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے اذان دینے اور وہاں تبلیغی مرکز قائم کرنے کی ممانعت کردی (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۳: ۱۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بہاول پور ڈویژنل کمشنر ملک احمد خان نے نمبرداری کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ کسی قادیانی کو مسلمان تپید داروں کی نمبرداری نہیں سونپی جا سکتی (تحفظ تحریک ختم نبوت)

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

ان تیرہ مقدمات میں پاکستان حکومت کے جج حضرات کا غیرت مندانہ فیصلہ بتاتا ہے کہ بعد از شریعت پاکستان کے قانون میں جج صاحبان مضبوط مسلمان ہوں تو قانوناً مرزائی غیر مسلم اقلیت ہی ہیں، بعد میں تحریکیں چلا کر باقاعدہ قانون بنانے کی ضرورت ہماری حکومتوں کی اخلاقی مذہبی بہت بڑی کمزوری تھی ورنہ مرزائی قانون میں غیر مسلم اقلیت ہی تھے اور ہیں اور غیر مسلم اقلیت ہی رہیں گے۔

اہلسنت و جماعت اور مرزائی مناظرے:

۱: پیر طریقت صوفی باصفا میاں شیر محمد صاحب شرق پور شریف نے مرزائی برادری کے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوت مناظرہ دی شاہی مسجد لاہور میں آپ سات دن وہاں تشریف فرما رہے لیکن مرزا آپ کے مقابلہ میں نہ آیا۔

۲: جولائی ۱۹۰۰ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے چھیاسی علماء و مشائخ کو عربی میں تفسیر لکھنے پر مناظرہ کی دعوت دی جس پر پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور سید

جماعت علی شاہ صاحب کا نام بھی شامل تھا آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور کی بادشاہی مسجد میں مناظرہ ہونا قرار پایا مقررہ تاریخ کو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اور سید جماعت علی شاہ میاں شیر محمد شرقپوری صاحب دیگر علماء کرام اور مشائخ عظام بادشاہی مسجد میں تشریف فرما ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں نے راہ فرار اختیار کیا۔ بعد میں مناظرہ دیکھنے والے ہزاروں کے اجتماع میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری مولانا محمد حسن فیضی مولانا تاج دین جوہر وغیرہ نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر اٹھاون علماء و اٹھائیس مشائخ کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہلسنت و جماعت کی فتح کا اشتہار بھی شائع ہوا۔

۳: ۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا فی کے مقابلہ میں ضلع شاہ پور میں حکیم نور الدین قادیانی لاجواب ہوا۔

۴: ۱۸۔۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا جلال الدین شمس قادیانی سے ہریا ضلع گجرات میں ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس میں مفتی غلام مرتضیٰ صاحب کو فتح نصیب ہوئی ہے۔

۵: مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی نے ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو عربی زبان میں ایک بے نقط قصیدہ چالیس اشعار پر مبنی لکھ کر مسجد عصام الدین میں خود مرزا قادیانی کو پڑھنے کیلئے دیا لیکن مرزا باوجود کوشش کے اسے پڑھنے سے قاصر رہا۔

۶: ۹ مئی ۱۸۹۹ء کو مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی کے قصیدہ کو سراج الاخبار جہلم نے شائع کر کے مرزا قادیانی کو جواب کا چیلنج دیا بعد ازاں ۱۳ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو خط بھی لکھا جس میں مناسب شرائط مرزا کو دعوت مباہلہ دی مگر مرزا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ شکست خوردہ ہو گیا۔

مشائخ اہلسنت کے مرزا قادیانی کو مباہلوں کی دعوت:

۱: جنوری ۱۹۰۶ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب رجم الشیاطین کے حوالے سے مولانا موصوف کا مرزا غلام احمد سے مسجد ملا مجید موچی دروازہ لاہور میں مباہلہ طے ہوا لیکن مرزا قادیانی مقابلے میں نہ آیا۔

۲: ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج کیا مگر مرزا قادیانی لاہور میں موجود ہونے کے باوجود سامنے نہ آیا۔

۳: حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے ۲۵۔۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی رات مرزا قادیانی سے مباہلے کا نظارہ کرنے کیلئے جمع ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پیشن گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فیصلہ ہو چکا ہے خدا کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آئیگا کیونکہ میرا پیارا نبی سچا نبی ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام ہوں آپ دیکھیں گے آنے والے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے محبوب خدا صلی علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے والے کذاب سے نجات مل جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف رات دس بجے ملت اسلامیہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا یعنی آپ نے یہ پیشن گوئی رات دس بجے فرمائی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح دس بج کر دس منٹ پر یعنی چوبیس گھنٹے میں مرزا غلام احمد قادیانی مرض ہیضہ میں آنجہانی ہو گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے تقریباً بارہ گھنٹے کے اندر یہ پیشن گوئی سچ فرما دی اسطرح

اکابرین اہلسنت و جماعت نے مرزائیت کو شکست خورد کیا۔

ہر میدان میں مرزا شکست خوردہ ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی کی قوم کے سامنے مرزا قادیانی کو اکابر اہلسنت و جماعت نے چیلنج کیئے مناظرے اور مرزا کی اولاد اور نمائندوں کو بھی کل تیرہ چیلنج کیئے کہیں تو مقابلہ میں ہی نہیں آئے اور کہیں مناظرے ہوئے لیکن اسکے مبلغین کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔

مقابلوں میں بھی قادیانی مایوس:

مقابلوں میں بھی شکست خوردرہا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کو تین مواقع پر اہلسنت و جماعت نے مقابلوں کی دعوت دی مولانا غلام دستگیر قصوری، اور مجاہد ملت اسلامیہ پیر طریقت امیر ملت حضرت علامہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف کے زیب سجادہ نے دو مرتبہ مقابلے کیلیئے للکارا مگر جرأت نہ ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ساتھ حواریوں کو کہ مقابلہ کیلیئے میدان میں آتے شکست ان کا مقدر رہا۔

علامہ اشاہ احمد نورانی اور مرزا ناصر آمنے سامنے:

مرزا ناصر تحذیر لناس کی عبارت پیش کرتا ہے اور تقویت الایمان کی عبارت پیش کرتا ہے علامہ شاہ احمد نورانی نے جواب دیا مرزا ناصر جیسے تم ویسے وہ مجھ سے بات کر آپ نے ختم نبوت کے عنوان پر وہ دلائل دیئے کہ مرزا ناصر لا جواب ہوگیا۔

دنیاء اسلام میں قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ اشاہ احمد نورانی ؒ کی شخصیت امت میں مسلمہ ہے۔ شاہ احمد نورانی قیادت کی تمام تر صلاحیتوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آمین بحرمت اسید المرسلین۔

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

سانحہ ربوۃ

۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سو سے زیادہ طلباء شمالی علاقہ جات کی سیر و تفریح کیلئے چناب ایکسپریس کے ذریعے پشاور روانہ ہوئے ان طلباء کی قیادت مذکورہ کالج کے منتخب سٹوڈینٹس یونین کے عہدیدار کر رہے تھے جن کا تعلق انجمن طلباء اسلام سے تھا۔ ٹرین جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے حسب معمول اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب طلباء کی بوگی میں یہ لٹریچر تقسیم کیا گیا تو طلباء مشتعل ہو گئے اور انہوں نے ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے یہ بات قادیانیوں کیلئے ناقابلِ برداشت تھی لہٰذا انہوں نے مسلمان طلباء کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو طلباء واپسی پر ربوہ پہنچے تو پانچ ہزار مسلح قادیانیوں نے ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ریلوے پلیٹ فارم طلبہ کے خون سے رنگین ہو گیا اس پر تشدد واقعہ کا ملک بھر خصوصاً پنجاب میں زبردست ردِ عمل ہوا طلباء علماء و مشائخ مزدور تاجر اور دیگر شہری قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔

عدالتی تحقیقات

۳۱ مئی ۱۹۷۴ء کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد حنیف رائے نے عدالتی تحقیقات کا حکم دیا اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے جسٹس کے ایم اے صمدانی کو سانحہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کیلئے تحقیقاتی افسر مقرر کیا جسٹس صمدانی نے یکم جون سے اپنے کام کا آغاز کیا اور پانچ جون ۱۹۷۴ء سے لے کر یکم جولائی تک سانحہ ربوہ کی تحقیقات مکمل کر لی اور اس دوران

ٹریبونل نے ملاقاتیں کیں اور مسلمانوں کی شہادتیں قلم بند کیں جن میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر عبدالسمیع احمد نشتر میڈیکل کالج کے متعدد طلباء اور ربوہ کے کچھ قادیانی مشتعل ہوئے جسٹس صمدانی کی رپورٹ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیر اعلیٰ محمد حنیف رائے کو پیش کی گئی۔ اور ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیر اعلیٰ مذکور نے یہ رپورٹ اپنی سفارشات کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پیش کردی (روزنامہ جنگ کراچی)

عدالتی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے وفاقی کابینہ کے خصوصی اجلاس جس میں وزیر قانون و پارلیمانی امور اور صوبائی رابطہ عبدالحفیظ پیرزادہ خورشید حسن مولانا کوثر نیازی ڈاکٹر مبشر حسن اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین طاہر خان نے شرکت کی۔

جسٹس صمدانی کی غیر جانبداری:

جسٹس صمدانی نے انتہائی غیر جانبدارانہ انداز میں تحقیقات کیں انہوں نے مرزا ناصر کی طرف سے قصر خلافت میں کھانے کی دعوت مسترد کر دی۔ وہ اپنا سامان خورد و نوش اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جسٹس موصوف نے مرزا ناصر کو اپنی عدالت میں طلب کیا اور اس سات گھنٹے کا خفیہ بیان بھی ریکارڈ کیا۔ بدقسمتی سے یہ رپورٹ آج تک منظر عام پر نہیں آسکی۔ (محمد احمد ترزای، تحریک تحفظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر شاہ احمد نورانی)

مولانا محمد ذاکر کا نوٹس

۴ جون ۱۹۷۴ء کو جمعیت علماء پاکستان کے رکن قومی اسمبلی مولانا محمد ذاکر نے ایک قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ جس کا مقصد آئین میں ترمیم کرنا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر فی الفور کلیدی آسامیوں سے الگ کر دینا تھا۔ اس

قرارداد میں مولانا محمد ذاکر نے تجویز کیا کہ چونکہ قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے جو آئین کے جدول سوم متعلقہ دفعہ (۴۳) سے متصادم ہیں اس لیے مسلمانوں کی تعریف میں نہیں آتے لہٰذا وہ اسمبلی کی نظروں میں دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں ان کے عقائد کا ثبوت ان کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر ہے یہ فرقہ نہ صرف مذہبی اختلاف کے اعتبار سے الگ حیثیت رکھتا ہے بلکہ سیاسی اور سماجی اعتبار سے بھی خود کو سواد اعظم سے الگ کرتا ہے اور واقعات کے لحاظ سے یہ انگریز اسرائیل اور بھارت کا ففتھ کالمسٹ ہے جو پاکستان میں سرگرم ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے حال ہی میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر جو واقعہ رونما ہوا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ دراصل پاکستان میں ریاست قائم کرنا چاہتا ہے اس کا اظہار مختلف موقعوں پر اس فرقے کے سرگرم کارکن کر چکے ہیں اس فرقے کو معمولی تصوّر نہ کیا جائے بیشتر اسلامی ممالک بھی اس فرقے پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں ان حالات کی روشنی میں پاکستان اور ملکی سالمیت کا تحفظ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس مرزائی احمدی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور کلیدی آسامیوں سے انہیں الگ کیا جائے اور ربوہ کے دروازے ساری قوم کیلئے کھول دیے جائیں۔ (تحریک ختم نبوت جلد سوم 67-366)۔

التوا کی تحریکیں مسترد

6 جون 1974ء کو قومی اسمبلی کے اسپیکر صاجزادہ فاروق علی خان نے سانحہ ربوہ سے متعلق قومی اسمبلی میں پیش کردہ التوا کی پانچ تحریکوں کو خلاف ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ سپیکر کی اس رولنگ پر اپوزیشن نے مولانا شاہ احمد نورانی کی ایما پر قومی اسمبلی سے علامتی واک آؤٹ کیا۔ اور 8 جون کو حزب اختلاف نے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔

آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

9 جون 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی کی کوششوں سے جمعیت علمائے پاکستان جماعت اہل سنت اور حزب الاحناف سمیت اٹھارہ مذہبی و سیاسی جماعتوں کا مشترکہ کنونشن لاہور میں ہوا۔ جس میں آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دے کر آئندہ کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ اور کنونشن میں شامل جماعتوں سے مندرجہ ذیل نمائندے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے منتخب کیے گئے۔

1) جمیعت علمائے پاکستان کے علامہ شاہ احمد نورانی مولانا عبدالستار نیازی اور صاجزادہ فضل رسول حیدر۔

2) حزب الاحناف کے علامہ محمود احمد رضوی اور مولانا سید خلیل احمد قادری۔

3) جماعت اہل سنت کے مولانا غلام علی اوکاڑوی اور سید محمود شاہ گجراتی۔

4) جماعت اسلامی کے پروفیسر عبدالغفور احمد اور چوہدری غلام جیلانی۔

5) جمیعت علمائے اسلام کے مفتی محمود اور مولانا عبداللہ انور۔

6) تنظیم اہل سنت والجماعت کے مولانا نورالحسن بخاری اور مولانا عبدالستار تونسوی۔

7) اشاعت توحید وسنت کے مولانا غلام اللہ خاں اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری۔

8) تبلیغی جماعت کے مفتی زین العابدین۔

9) جمعیت اہل حدیث کے مولانا عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد صدیق۔

10) ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید مظفر علی شمسی۔

11) قادیانی محاسبہ کمیٹی کے آغا شورش کاشمیری اور احسان الٰہی ظہیر۔

12) نیشنل عوامی پارٹی کے ارباب سکندر خان اور امیر زادہ خاں۔

13) مجلس احرار کے مولانا ابوذر بخاری اور چوہدری ثناء اللہ بھٹہ۔

14) جمہوری پارٹی کے نواب زادہ نصر اللہ خاں اور رانا ظفر اللہ خاں۔

15) مجلس تحفظ ختم نبوت کے خواجہ خاں محمد اور مولانا تاج محمود۔

16) اتحاد العلماء کے مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور گلزار احمد مظاہری۔

17) مسلم لیگ کے چوہدری ظہور الٰہی اور میجر اعجاز احمد۔

18) قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری اور طلبہ تنظیموں کے نمائندے (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

مجلس عمل کی حکمت

اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ 1953ء میں قادیانیوں کی شاطرانہ حکمت عملی کی وجہ سے تحریک کا رخ قادیانیوں کے بجائے حکومت کی طرف ہٹ جانیکی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ان کو سامنے رکھتے ہوئے اس مرتبہ تحریک کے اصل ہدف قادیانیوں کی جانب ہی رکھا جائے۔

پہیہ جام ہڑتال اور احتجاجی جلسے

اس اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات جمعرات 13 جون تک تسلیم نہ کیے تو مطالبات کے ضمن میں 14 جون بروز جمعہ ملک گیر ہڑتال کی جائے گی 14 جون 1974 کو مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کی گئی اور بڑے شہروں میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔ آرام باغ کراچی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں جمعیت علماء پاکستان کراچی کے صدر صوفی ایاز خاں نیازی مفتی غلام قادر کاشمیری سید احمد ہمدانی اور دیگر علماء نے خطاب کیا صوفی ایاز خاں نے تقریر

کرتے ہوئے فرمایا کہ وزیر اعظم نے بے شمار فیصلے قومی اسمبلی سے پوچھے بغیر کیے ہیں اس لیے ایک ایسے مطالبہ کو ماننے میں تاخیر کرنا جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے مسلمانوں کی دل کی آواز ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اوران کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو اسلامی شریعت کے تحت ذمیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔حکومت ہمارے پرامن رہنے کو بزدلی نہ سمجھے اگر حکومت نے فوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر مسلمان سڑکوں پر نکل آئیں گے اوران کی جہدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت کو مطالبات ماننے پر مجبور نہیں کر دیا جاتا۔

ہماری قومیت کی اساس عشق رسول ہے۔

اسی دن مسجد وزیر خاں لاہور میں متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا جس میں مولانا عبدالستار نیازی علامہ محمود احمد رضوری ،مولانا محمد یوسف آغا شورش کاشمیری نواب زادہ نصر اللہ خاں ،حافظ عبد القادر روپڑی۔ مولانا عبید اللہ انور علامہ احسان الہٰی ،ظہیر مظفر علی شمسی اور دیگر نے شرکت کی علامہ عبدالستار نیازی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہماری قومیت کی اساس نسل علاقہ زبان اور معاشی مفادات پر نہیں بلکہ امت کا تصور اسلام کے اصول عقیدہ اور نظریہ پر ہے اور عشق رسول ہماری اساس اور امت کی بنیاد ہے ختم نبوت سیاسی یا غیر سیاسی بات نہیں بلکہ یہ ہمارا ایمان وعقیدہ ہے قادیانی کافروں کے ایجنٹ ہیں انہوں نے اسرائیل میں مشن قائم کر رکھا ہے اور یہود جو عالم اسلام کا دشمن ہے۔ان کا دوست ہے وہ نظریہ پاکستان اور اساس پاکستان کے بھی دشمن ہیں (ایضاً 256-59)

مرکزی مجلس عمل کے عہدیداروں کا انتخاب

16 جون 1974ء کو فیصل آباد میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کے انتخاب کیلئے اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی۔

علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار نیازی، علامہ محمود احمد رضوی، صاجزادہ فضل رسول حیدر، مفتی محمود مولانا تاج محمود، میجر اعجاز احمد، چوہدری صفدر علی رضوی، مولانا عبید اللہ انور، مفتی زین العابدین، نوابزادہ نصر اللہ خاں، سید حسین الدین شاہ، مفتی سیاح الدین کاکاخیل، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا ظفر احمد انصاری میاں، فضل حق مولنا محمد صدیق، سردار امیر عالم انصاری، حکیم عبدالرحیم، اشرف، مولنا محمد شریف جالندھری، غلام دستگیر باری، صاجزادہ اسرارالحق، سید مبارک علی، مولانا عبدالقادر روپڑی، چوہدری غلام جیلانی، مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا سید ابوزر بخاری اس اجلاس میں اتفاق رائے سے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد یوسف۔

ناظم اعلیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علامہ سید محمد احمد رضوی۔

نائب صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا عبدالستار نیازی، سید مظفر علی شمسی، مولانا عبدالواحد، نوابزادہ نصر اللہ خاں۔

نائب ناظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد شریف جالندھری۔

خازن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میاں فضل حق۔

علماء کی رہائی

17 جون 1974ء کو وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وصبح وزیر اوقاف مولانا کوثر نیازی سے علماء کے نورکنی وفد نے ملاقات کی اس وفد میں جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحبزادہ فیض علی فیضی، جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر مولانا اسرار الحق، مولانا سید محمد ذاکر شاہ وغیرہ شامل تھے۔ وفد نے مولانا کوثر نیازی سے گرفتار علماء کی رہائی اور مطالبات کی فوری منظوری کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ حکومت نے 20 جون کی رات ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی سے چودہ علماء کو رہا کر دیا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت)

قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل

جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی نے گجرات میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں عوام سے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ رکھنے کی اپیل کی۔ اور جے یو پی کے صوبائی نائب صدر مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانے کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے مجلس عمل کے مرکزی سیکرٹری جنرل محمود احمد رضوی نے ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے سلسلے میں ہماری تمام تر جہد وجہد قانون کے دائرے کے اندر رہے گی۔ اور ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت میں 480)

صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر اسمبلی کی قراردادیں

19 جون 1974ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں

وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور آزاد کشمیر اسمبلی پہلے ہی 29 اپریل 1973 کو اس قسم کی قرارداد منظور کر چکی تھی۔

رابطہ عالم اسلامی کا اجلاس

اسی طرح 6 تا 10 اپریل 1974ء کو رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف ملت اسلامیہ کا واضح موقف پیش کر کے راہ عمل مضامین کر چکی تھی اس اجلاس میں 140 مسلم تنظیمیں اور ادارے شامل ہوئے۔

سندھ اسمبلی میں قرارداد

23 جون کو قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق اور سندھ اسمبلی کے اراکین ظہور الحسن بھوپالی، مولانا احمد حسن حقانی، حاجی زاہد علی مفتی، محمد حسین قادری، بوستان علی ہوتی، افتخار احمد نواب، مظفر حسین، صوفی رحیم بخش، سرور علی قطب شاہ نادر شاہ، اور خلیفہ عاقل نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا قرارداد میں کہا گیا کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے جو لوگ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اور کسی دوسرے نبی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہوتے اور قومی اسمبلی میں 30 جون کو اس مسئلے پر غور کیا جائے گا۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس لیے سندھ اسمبلی بھی وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کی جائے اور قادیانیوں کی تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت جلد سوم میں 382)۔

احتجاجی جلسہ

لیکن سپیکر نے قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا جس پر جمعیت علماء پاکستان نے آرام باغ کراچی میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد کیا جس سے سندھ اسمبلی میں قائد حزب الاختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد ایوان غلام مصطفیٰ جتوئی اور وزیر قانون عبد الوحید کا قادیانیوں کے سلسلے پر قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کرا دینا افسوسناک ہے جبکہ ان لیڈروں نے اس ایوان میں بحث کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ انہوں نے مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں سے اپیل کی کہ اگر قادیانیوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا تو وہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ جماعت اہل سنت کے صدر محمد شفیع اوکاڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی خواہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا لاہوری فرقہ سے غیر مسلم ہیں جماعت اہل سنت کے مرکزی سیکرٹری سید سعادت علی قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر قادیانی مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو جماعت اہل سنت ربوہ چلو تحریک شروع کرے گی۔ (ایضاً 56-455)

پنجاب اسمبلی

27 جون 1974ء کو حزب الاختلاف نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس سے اس وقت واک آؤٹ کیا جب اسپیکر شیخ رفیق احمد نے حزب الاختلاف کے اقتدار اور حزب الاختلاف کے ستر ارکان کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کو ایوان میں زیر بحث لانے سے انکار کر دیا۔ (ایضاً 418)

اس پر اراکین حزب الاختلاف ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ ہو گئے۔ (ایضاً)

عوامی بائیکاٹ

اسمبلیوں سے باہر علماء ومشائخ نے قادیانیوں کے خلاف پاکستان سمیت دنیا بھر میں رائے عامہ ہموار کی اور ملت اسلامیہ پاکستان کے ہر فرد کو تحریک تحفظ ختم نبوت کا سپاہی بنا دیا۔انہوں نے جلسے جلوس اور اجتماعی مظاہروں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ بھی کیا۔جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ تاجروں ،ڈاکٹروں ،عام شہریوں ،مزدوروں حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے اپنے تعلقات منقطع کر لیے اور انہیں ضروریات زندگی کی عام اشیاء بیچنے یا ان سے خریدنے تک سے انکار کر دیا۔ان حالات میں ایک منظّم پروگرام کے تحت بہت سے قادیانی ترک وطن کر کے ڈنمارک ،نائیجیریا اور دیگر ملکوں میں منتقل ہونا شروع کر دیا اور قادیانیوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے پاکستان کو دی جانے ولی غیر ملکی امداد میں روڑے اٹکانے شروع کر دیے۔(محمد احمد ترازی:تحریک تحفظ ختم نبوت ص 501-500)۔

فیصلہ کن قانونی جنگ

اب اس قانونی جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ شروع ہوا۔قومی اسمبلی میں جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی لیڈر علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے 30 جون 1974 کو ایک تاریخی قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی جس پر آپ کی کوششوں سے ابتداء میں بعض اراکین اسمبلی نے دستخط کیے بعد میں ان کی تعداد سینتیس (37) ہوگئی۔اس سلسلے میں آپ کو بڑے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑا۔علامہ نورانی نے مولانا مفتی محمود کو جب اس قرارداد پر دستخط کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگے مولانا! کیا آپ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے مصائب ومشکلات کو بھول چکے ہیں کیوں آپ خون کی ندیاں بہانا

چاہتے ہیں آپ نے جواب میں انہیں فرمایا آپ خون کی ندیاں بہانے اور مشکلات کی بات کرتے ہیں۔ ناموس مصطفیٰ کی خاطر جو بھی مصائب اور مشکلات آئیں گی انہیں برداشت کرنے سے نہیں گھبرائیں گے۔ ناموس مصطفیٰ ﷺ پر کسی بھی طرح آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مفتی صاحب نے علامہ نورانی کے جذبات وفرمودات کو سننے کے بعد قرارداد پر دستخط تو کر دیے مگر آئندہ نتائج کے حوالے سے انہوں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔

(افکار نورانی ص19، 40)۔

علامہ نورانی فرماتے ہیں کہ یہ قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے چاہے کام لے لے اور جس کو چاہے محروم کر دے۔ خاں عبدالولی خاں جیسے افراد نے بلاتردد صرف ہمارے کہنے پر فوراً دستخط کر دیے غوث بخش بزنجو نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور بلا تامل دستخط کر دیے لیکن جمعیت علمائے اسلام کے مولانا غوث ہزاروی مولانا عبدالحکیم بار بار کہنے کے باوجود یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ایضاً 50)

بہر حال 30 جون 1974ء کی صبح علامہ نورانی نے قومی اسمبلی میں یہ تاریخ ساز قرارداد پیش کی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

قرارداد کا متن

اس قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

جناب اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ہرگاہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ نیز ہرگاہ کا نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان بہت سی قرآنی آیات کے جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کوشش اور اسلام کے بڑے بڑے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو

تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنماء کسی بھی صورت میں گردانتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نیز ہرگاہ کی عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکۃ المکرّمۃ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6اور 10اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کاروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو موثر بنانے کیلئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کیلئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترجیحات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

1۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی۔
2۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری
3۔ مولانا مفتی محمود۔
4۔ پروفیسر غفور احمد۔
5۔ مولانا سید محمد علی رضوی۔
6۔ مولانا عبدالحق خٹک۔

7۔ چوہدری ظہور الہٰی۔
8۔ سردار شیر باز مزاری۔
9۔ مولانا ظفر انصاری۔
10۔ جناب عبدالحمید جتوئی۔
11۔صاجزادہ احمد رضا قصوری۔
12۔جناب محمود اعظم فاروقی۔
13۔مولانا صدر الشہید۔
14۔مولانا نعمت اللہ۔
15۔جناب عمر خان۔
16۔مخدوم نور محمد۔
17۔جناب غلام فاروق۔
18۔سردار مولا بخش۔
19۔سردار شوکت حیات خاں۔
20۔حاجی علی احمد تالپور۔
21۔راؤ خورشید علی خاں۔
22۔رئیس عطا محمد خاں مری۔

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔

23۔نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی۔
24۔جناب غلام حسن خان۔
25۔جناب کرم بخش اعوان۔
26۔صاجزادہ محمد نذیر سلطان۔
27۔مہر غلام حیدر بھروانہ۔
28۔میاں محمد ابراہیم برق۔
29۔صاجزادہ صفی اللہ۔
30۔صاجزادہ نعمت اللہ شنواری۔
31۔ملک جہانگیر خاں۔
32۔جناب عبدالسبحان خاں۔
33۔جناب اکبر خاں مہمند۔
34۔میجر جنرل (ر) جمالدار۔
35۔حاجی صالح محمد۔
36۔جناب عبدالمالک خاں۔
37۔خواجہ جمال محمد گوریجہ۔

بھٹو کی پریشانی

قومی اسمبلی میں قرارداد کا پیش ہونا تھا کہ حکومت اور قادیانیت کے ایوانوں میں ہنگامہ

برپا ہو گیا۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے علامہ نورانی سے کہا کہ آپ نے میرے لیے خواہ مخواہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور ایک مصیبت کھڑی کر دی ہے آپ نے اسے اخبارات میں بھیج دیا ہے جسے اخبارات نے شہ سرخی کیساتھ لگا دیا ہے مرزا ناصر کا بھی بیان آیا ہے کہ جس میں اس نے کہا ہے کہ مولانا نورانی کی قرارداد ایک طرفہ ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مولانا نورانی اس قرارداد کو پیش کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس بات کا حق دیا جائے کہ ہم بھی قومی اسمبلی میں اپنے موقف کی وضاحت کر سکیں۔ بھٹو صاحب نے آپ سے مزید کہا کہ دیکھیے مولانا! قومی اسمبلی کو قومی اسمبلی رہنے دیجئے اس میں مجلس مناظرہ منعقد ہو گی، آپ لوگ قادیانیوں کو خارج اسلام اقرار دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم نے اس سے انکار نہیں کیا۔ اس کو اسمبلی میں لانے کی کیا ضرورت تھی یہ سب مذہبی جنون کی باتیں ہیں۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں نے علامہ شاہ احمد نورانی سے کہا کہ آپ نے یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے یہ پارلیمنٹ کی بحث تو نہیں یہ تو دار العلوم یا دینی مدرسہ کہ بحث ہے آپ اس مسئلے کو اسمبلی میں کیوں لانا چاہتے ہیں۔ اب مرزا ناصر اور لاہوریوں کے ٹیلی گرام آ رہے ہیں کہ انہیں بھی موقع دیا جائے اس طرح تو پارلیمنٹ میں مناظرہ ہو جائے گا۔

بھٹو قائل ہو گئے

نورانی صاحب نے وزیر اعظم بھٹو اور اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں کی باتیں بڑے تحمل سے سنیں۔ اور پھر بھٹو صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جناب والا آپ ایک مسلمان ملک کے منتخب وزیر اعظم ہیں اس ملک کے سربراہ ہیں اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے اور وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں اس ملک کا وزیر اعظم ہوں تو ظاہر ہے کہ آپ اور ہم اس کو پاگل قرار دیں گے۔ لیکن اگر وہ عقل استعمال کر رہا ہو اور باقاعدہ آپ کے خلاف ایک منظّم گروپ تیار کر رہا ہو اس نے اپنے ہمنوا لوگوں کی ایک جماعت تیار کر لی ہو جو اس کے دعووں کو سچا سمجھتے ہیں تو آپ اس

کو غدار قرار دیں گے اور کہیں گے کہ اس پر مقدمہ چلاؤ اس کو بغاوت کی سزا سناؤ اور جیل میں ڈال دو ورنہ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اور ملک میں انتشار ہو گا۔

اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو خاتم النبیین بنایا ہے آپ کے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا یہ عقیدہ ایمان کا لازمی جز ہے تو اب اگر کوئی شخص اس منصب کا دعویٰ کر رہا ہے تو وہ شان الوہیت کی بھی تذلیل کر رہا ہے اور وہ پاگل بھی نہیں کتابیں تصنیف کر رہا ہے اپنے آپ کو منتظم کر رہا ہے تو یہ اسلام کا غدار ہے اور لازم ہے کہ اس کے بارے میں آج کی حکومت وہی فیصلہ کرے جو ختم المرسلین کے اولین خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سجاح اور اسود عنسی کے بارے میں کیا تھا۔

یہ محض مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ پاکستان کے اندر بہت حد تک سیاسی مسئلہ بن چکا ہے آپ مرزا ناصر اور لاہوریوں کو صفائی کا موقع ضرور دیں پارلیمنٹ میں کوئی مناظرہ نہیں ہو گا۔ آپ کے پاس رولز موجود ہیں آپ انہیں پارلیمنٹ کے ان کیمرہ اجلاس میں بلا لیجئے کوئی گڑ بڑ نہیں ہو گی آپ ان کو بھی سن لیجئے ہمارے اعتراض بھی ہوں گے اور ارکان اسمبلی کی موجودگی میں بحث کروائی جائے تا کہ صحیح فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اس قرارداد کے منظور ہونے سے پاکستان پیپلز پارٹی کی بہت بدنامی ہو گی لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کو ایک سیکولر پارٹی سمجھتے ہیں۔ نورانی صاحب نے جواب دیا کہ انہیں ایسی باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ بات پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں شامل ہے۔ کہ اسلام ہمارا دین ہے بھٹو صاحب نورانی صاحب کے دلائل کی بنا پر قائل ہو گئے اور یہ قرارداد اسمبلی سے باہر اپنی پارٹی کے ارا کین کے سامنے رکھی تو جے اے رحیم اور شیخ رشید نے اسکی بہت مخالفت کی مگر بھٹو صاحب نے کہا کہ یہ اسلام کی بات ہے ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔

(ادیب جاودانی ماہنامہ مون ڈائجسٹ جون 1686)

30 جون 1974ء کو نورانی صاحب کی پیش کردہ یہ قرارداد ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ جمیعت علماء پاکستان کے رکن اسمبلی مولانا محمد اکبر جو علالت کی وجہ سے ایوان میں حاضر نہیں تھے انہوں نے ٹیلی فون کے ذریعے قرارداد سے اتفاق کیا۔ اور خاں عبدالولی خاں جو کہ کونٹر جا چکے تھے ان کی طرف سے نیب کے اراکین اسمبلی نے قرارداد پر دستخط کر دیے۔

خصوصی کمیٹی کی تشکیل

اس قرارداد کی منظوری کے بعد علامہ نورانی نے اس پر غور وخوض کے لئے قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل دینے کیلئے قرارداد پیش کی جسے حکومت نے منظور کرتے ہوئے قادیانی مسئلہ کے حل کیلئے پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی۔ اس سلسلے میں وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے حکومت کی طرف سے منکرین ختم نبوت کے اسلام میں حیثیت کے تعین کے بارے میں ایک تحریک پیش کی جو یہ ہے کہ ایوان سارے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کرتا ہے جس میں تقریر کرنے کا حق رکھنے والے اور دوسرے ارکان بھی شامل ہیں اس کمیٹی کے چیئرمین ایوان کے اسپیکر ہوں گے اور یہ خصوصی کمیٹی حسب ذیل فرائض انجام دے گی۔

1۔ ان لوگوں کی حیثیت متعین کی جائے جو آپ ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلے پر ایمان نہیں رکھتے۔

2۔ اس سلسلے میں کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز مشوروں اور قراردادوں پر اس مبینہ مدت کے اندر غور وخوض مکمل کر لیا جائے جس کا اعلان کمیٹی کرے گی۔

اس غور وخوض کے نتیجے میں شہادتیں قلمبند کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں ایوان نے قرارداد تحریک کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا اس کمیٹی کے اجلاس کے لئے چالیس ممبران کا

کورم ضروری قرار دیا جائیگا۔

جس میں دس ارکان حزب اختلاف سے باقی کا تعلق حکومت سے ہوگا وزیر قانون نے واضح کہا کہ چالیس ارکان کی موجودگی کے بغیر کمیٹی کا اجلاس نہیں ہو سکے گا کل ایوانی خصوصی کمیٹی یکم جولائی سے مولانا نورانی کی قرارداد اور وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک پر بیک وقت غور شروع کرے گی اور خصوصی کمیٹی کے تمام اجلاس خفیہ ہوں گے۔

قرارداد اور تحریک کا موازنہ

روزنامہ نوائے وقت نے مولانا نورانی کی قرارداد اور عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک کے بارے میں اپنے اداریے میں لکھا کہ سرکاری تحریک صرف ختم نبوت کے منکرین کے متعلقہ پر غور کرنے کی تجویز پیش کی گئی بلکہ اس کے برعکس اپوزیشن کی قرارداد میں مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ء تجویز پیش کی گئی۔اس لحاظ سے اپوزیشن کے قرارداد زیادہ موزوں اور حقیقت پسندانہ ہے۔ انگریزی محاورے کے مطابق اپوزیشن نے سانڈھ کو سینگوں سے پکڑنے کی کوشش کی ہے جبکہ حکومت نے اس کے دم کو چھیڑا ہے۔

پچاس لاکھ کی پیشکش

اس قرارداد کو پیش کرنے کے بعد علامہ نورانی پر لالچ اور دیگر ذرائع سے دباؤ ڈالا گیا لیکن عزیمت کا یہ کوہ گراں ذرہ برابر بھی متاثر نہ ہوا۔ چنانچہ کراچی میں ایک دعوت کے موقعہ پر سابق سیکرٹری وزارت صنعت وحرفت حکومت پاکستان اکبر عادل نے سینٹر مفتی ظفر علی نعمانی اور قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق سے ذکر کیا کہ آپ کے صدر

جمعیت علامہ نورانی بھی عجیب آدمی ہیں کہ اپنی قرارداد سے محض دو لفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بڑی رقم مل رہی تھی جو انہوں نے ٹھکرادی۔

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ تحریک ختم نبوت کے دوران اسلام آباد میں میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی وہاں کچھ اور لوگ بھی تھے مرزائی فرقہ کے لاہوری گروپ کے کچھ لوگ وہاں آئے اور پوچھا کہ یہاں مولانا نورانی تشریف رکھتے ہیں ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں میں ان کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں حضرت نے کہا کیا بات ہے۔ ان لوگوں میں سے تین چار سرکاری افسر بھی تھے ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ جناب ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے آپ کی قرارداد میں ہمارا نام درست نہیں ہے آپ یوں کریں کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں یہ سن کر علامہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا۔ آپ کی پیش کش ہمارے جوتے کی نوک پر اس لیے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے زیادہ قیمتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ گنبد خضریٰ والے آقا سے ہمارا سودا ہو چکا ہے ہم بازار مصطفیٰ میں بک چکے ہیں اور یہ پیسہ ہمیں خرید نہیں سکتا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مرزا مدعی نبوت ہے جو اسے مجدد یا معلم مانتا ہے وہ بھی کافر ہے لہذا میری قرارداد سے کوئی بھی لفظ حذف نہیں ہوگا آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو علامہ نورانی نے فرمایا کہ کئی ایسے سرکاری افسر ہیں کہ وہ بار بار لوگوں کی سفارش کرتے ہیں کہ صاحب ان لوگوں کو آپ کیوں ذکر میں لے آتے ہیں یہ تو نبی نہیں مانتے لیکن الحمد اللہ اللہ کریم نے استقامت عطا فرمائی ہے یہ پیسہ آنے جانے والی چیز ہے اصل دولت ایمان ہے اور سرمایہ آخرت ہے۔ (شاہ احمد نورانی، صفحہ ۱۵۷)

رہبر کمیٹی کا قیام

3 جولائی1974 کوقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اتفاق رائے سے بارہ ارکان پر مشتمل ایک رہبر کمیٹی تشکیل دی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کواس رہبر کمیٹی کا کنویئر منتخب کیا گیا رہبر کمیٹی کا قیام ان قراردادوں اور تجاویز کا جائزہ لینا تھا جو پانچ جولائی کی نصف شب تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کوموصول ہوں گی۔اس کے علاوہ اس رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کا کام اس مسئلہ پر غور وفکر اور کاروائی چلانے کیلئے طریقہ کار اور پروگرام تجویز کرنا بھی تھا۔رہبر کمیٹی کے ارکان میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی، رانا محمد حنیف خاں ،پروفیسر غفور احمد، عبدالعزیز بھٹی، مولانا ظفر احمد انصاری ،نعمت اللہ شنواری ،ملک محمد اختر اور بیگم شیری وہاب شامل تھے۔ 6 جولائی رہبر کمیٹی کے اجلاس میں پیش کردہ قراردادوں تجاویز اور پروگرام پر غور کیا گیا اور ناظم اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور جنرل سیکرٹری (احمدیہ) انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے اپنا نقطہ نظر تحریری طور پر پیش کرنے اور بعض امور میں دستاویزی ثبوت فراہم کرنے کی درخواست منظور کر لی گئی۔اس فیصلے کے مطابق ان دو جماعتوں کی طرف سے گیارہ جولائی کوشام 6 بجے تک سیکرٹری قومی اسمبلی کوتحریری بیان دیئے جائیں گےقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی مذکورہ جماعتوں کے سربراہوں کی رائے لے گی اوران کے بیانات کی سماعت اور پیش کردہ دستاویزات کیلئے موازنے کیلئے ان سے سوالات بھی کرے گئی۔

رہبر کمیٹی کی سفارشات

12 جولائی کو رہبر کمیٹی نے اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اورانجمن

اشاعت اسلام لاہور کے تحریری بیانات اوران کے پیش کردہ سوالات پرغور کیا اورقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے آئندہ پروگرام کے سلسلے میں متفقہ طور پرسفارشات مرتب کیں۔

13 جولائی کوقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے رہبر کمیٹی کی سفارشات کومتفقہ طور پر منظور کر لیا۔ یہ سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ انجمن احمدیہ ربوہ اورانجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہوں کے بیانات قلمند کرنے کا کام 22 جولائی 1974 تک مکمل کرلیا جائے۔

2۔ خصوصی کمیٹی کے جوممبران دونوں جماعتوں کے سربراہوں سے سوالات دریافت کرنا چاہیں وہ 24 جولائی تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو بھیج سکتے ہیں۔

3۔ رہبر کمیٹی انجمنوں کے سربراہوں سے دریافت کیے جانے والے سوالات کو آخری شکل دے گی اور منظور کرے گی۔

4۔ اٹارنی جنرل سے جن کے ذریعے سوالات دریافت کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ وہ 25 جولائی سے رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں۔

5۔ مختلف ارکان کی پیش کردہ قراردادوں پر خصوصی کمیٹی میں غور ہونے سے پہلے ان قراردادوں کے محرک اپنے نقطہ ہائے نظر کی وضاحت کرنے کے لیے رہبر کمیٹی کے سامنے بیان کریں گے۔

محضر نامے:

20 جولائی کوقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہ صدرالدین کا محضر نامہ پڑھا گیا۔

21 جولائی کوقومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبروقادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا بیان حلفی قلمبند کیا گیا۔ جسکے پڑھنے کا عمل 23 جولائی 1974ء کو مکمل ہوا۔ یہ 180

صفحات پر مشتمل تحریری بیان دراصل مرزا ناصر محضر نامہ تھا جسے مرزا ناصر لکھ کر لایا تھا۔

ایک عجیب واقعہ:

مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا تو اوپر سے کسی پرندے کا غلاظت سے لتھڑا ہوا پر مرزا ناصر کے محضر نامے پر گرا اور گندگی سے بھر گیا مرزا ناصر پریشان ہو کر کانپنے لگا قومی اسمبلی کی ایئر کنڈ یشنڈ عمارت میں جو چاروں طرف سے بند تھی یہ عجیب وغریب واقعہ اراکین اسمبلی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ختم نبوت پر ان کا ایمان اور پختہ ہو گیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ قادیانی جھوٹا ہے علامہ شاہ احمد نورانی کے بقول یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ تھا قربان جائیں گویا حضور علیہ السلام اپنا یہ معجزہ دکھا کر اپنے ماننے والوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو مرزا جو کچھ پڑھ رہا ہے وہ غلاظت ہے۔

محضر نامے کا جواب:

اس محضر نامے کا جواب علامہ شاہ احمد نورانی مولانا مفتی محمود اور چوہدری ظہور الٰہی کی نگرانی میں 6 دن میں تیار ہو گیا اور قومی اسمبلی میں مفتی محمود نے پیش کیا۔

محضر نامے پر جرح:

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور وغوص کیلئے اٹھائیس (28) اجلاس اور (96) نشستیں منعقد کیں۔ اس دوران قادیانی گروہ کے سرخیل مرزا ناصر لاہور گروپ کے امیر صدرالدین اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عبدالمنان اور مسعود بیگ پر ان کے عقائد و نظریات ملک دشمنی اور یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ کے حوالے سے جرح ہوئی۔

5 اگست سے 10 اگست 1974ء اور 20 اگست سے 24 اگست 1974ء تک گیارہ روز تک مرزا ناصر قادیانی پر جرح ہوئی جو کم از کم (42) گھنٹوں پر محیط ہے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو جرح کے دوران مرزا ناصر کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے تھے۔ وہ اوٹ پٹانگ باتیں کرتا۔ وہ قومی اسمبلی کے ایئر کنڈیشنڈ ہال میں پسینہ پسینہ ہو جاتا اور گھبراہٹ میں بار بار پانی مانگتا اور کبھی لاجواب ہو کر بالکل ساکت ہو جاتا تھا۔ ممبران قومی اسمبلی نے مرزا ناصر سے ایک سو اسی (180) سوالات کیے جن میں ستر (70) سوالات صرف جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے کیے گئے۔ (محمد احمد ترازی)

لاہوری جماعت:

لاہوری جماعت کے سربراہ پر دو اجلاسوں میں مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے بیس منٹ تک جرح ہوئی (ایضاً ص 547) قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ لاہوری جماعت ان عقائد کی حامل نہیں اس لئے لاہوری جماعت کو غیر مسلم قرار دینا درست نہیں ہوگا اور حکومت اپنے طور پر طے کر چکی تھی کہ لاہوری مرزائیوں کو بچا لیا جائے کیونکہ یہ جماعت غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتی لیکن جب لاہوری جماعت کے رہنما صدرالدین کو بلایا گیا تو معلوم ہوا کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است اس فرقہ کا ہر گروہ عقائد کا خطرناک گورکھ دھندا لیے پھرتا ہے صدرالدین کی جماعت اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے مولوی صدرالدین نے وہ تاثر ختم کر دیا جو ان کی جماعت کے بارے میں ہمارے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ وہ صرف دو روز جرح کا سامنا کر سکے ان کی گفتگو کی روشنی میں جب ہم نے ایوان کا نقطہ نظر دریافت کیا تو اراکین اسمبلی کی ایک غالب اکثریت نے پر زور طریقے سے کہا کہ لاہوری جماعت قادیانی (ربوہ) جماعت سے بھی پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی مستحق ہے۔

یحییٰ بختیار کے دلائل:

5اور6 ستمبر1974ءکواٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو تمام بحث کوسمیٹتے ہوئے اپنے دلائل دیئے جن سے اراکین اسمبلی کوقادیانیوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔

قرارداد کا متفقہ مسودہ:

7، ستمبر1974ءکواڑھائی بجے دن پوری قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اہم اجلاس ہواجسمیں کمیٹی کی سفارشات کوآخری شکل دی گئی اورقرارداد کا متفقہ مسودہ تیار کرلیا گیااورقرارداد میں کہا گیا کہ تمام شہریوں کی خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو جان و مال عزت آزادی اور بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گااورختم نبوت کے خلاف عقیدہ رکھنے عمل کرنے یاتبلیغ کرنے والامستوجب سزا ہوگا۔قرارداد میں یہ بھی کہا گیااس فیصلے کے نتیجے میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973ءاورانتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ءمیں ترامیم کی جائے گی۔اس قرارداد کے متفقہ مسودے پرشروع میں سات ارکان اسمبلی مولانا شاہ احمدنورانی مولانا مفتی محمود پروفیسرغفوراحمد غلام فاروق چوہدری ظہورالٰہی سردار مولابخش سومرواورعبدالحفیظ پیرزادہ نے دستخط کیے بعد میں دستخط کنندگان میں مولانا غلام غوث ہزاروی بھی شامل ہوگئے۔

متفقہ مسودہ کا متن:

اس تاریخی قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے۔حسب ذیل سفارشات

غور وغوض اور منظوری کیلئے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اسکی رہبر کمیٹی اور سب کمیٹی کی مدد حاصل تھی اپنے سامنے یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترامیم کی جائے۔

(اوّل) دفعہ 106 (3) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمد کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ 260 (3) میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 (الف) میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے ''کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) کی تصریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کے شعور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا''

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں منتجہ قانون اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان کے جان و مال آزادی عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا دستخط (۱) عبدالحفیظ پیرزادہ (۲) مولانا شاہ احمد نورانی (۳) مولانا مفتی محمود (۴) پروفیسر غفور احمد (۵) غلام فاروق (۶) چوہدری ظہور الٰہی (۷) سردار مولا بخش سومرو (۸) مولانا غلام غوث ہزاروی۔

سفارشات کی منظوری اور توثیق:

7 ستمبر 1974ء کو وقفے کے بعد ساڑھے چار بجے شام دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو پاکستان کی قومی اسمبلی نے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں دن کے اجلاس میں منظور کی جانے والی سفارشات کی من وعن منظوری دے کر توثیق کر دی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ صادر کر دیا۔

آئینی ترمیم بل:

اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے بعد وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے ایوان میں آئین میں ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا جس کا متن درجہ ذیل ہے:

''اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کیلئے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا۔''

(1) مختصر عنوان اور آغاز

(ا) یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ 1974ء کہلائے گا۔

(2) پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 106 کی دفعہ (3) میں لفظ فرقے کے بعد قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدیہ کہلاتے ہیں کے افراد کے الفاظ شامل کئے جائیں گے۔

(3) آئین کے آرٹیکل 260 میں دفعہ (2) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی۔

جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو یا آپؐ کے بعد کسی مفہوم یا اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔ یہ تاریخی بل قومی

اسمبلی نے دسمبر کو 5:52 پر منظور کرلیا۔ اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں نے اعلان کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سوتیس (130) ووٹ آئے جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔

آخری دستوری مرحلہ:

ان آئینی ءترمیم کے آخری دستوری مرحلہ کے سلسلے میں ساڑھے سات بجے شام سینٹ کا اجلاس بلایا گیا جس میں سات بج کر پچاس منٹ پر وزیرِ قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کا منظور کردہ بل ایوان بالا میں پیش کیا جس پر رائے شماری ہوئی اور آٹھ بج کر چار منٹ پر چیئرمین سینٹ حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ آئین میں ترمیم کا بل اراکین سینٹ کے (31) ووٹوں سے بالاتفاق منظور کرلیا گیا۔

اس آخری دستوری عمل کے مکمل ہوتے ہی سینٹ کے درودیوار تکبیر ورسالت اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگے۔

عالمی دورہ:

اسی تاریخی کارنامے کے بعد 20 دسمبر 1974ء کو علماء کرام کا ایک وفد عالمی دورے پر روانہ ہوا تاکہ ان دستوری ترامیم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا جائے اس وفد کی قیادت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے کی اور وفد کے دیگر اراکین میں علامہ ارشد القادری مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اور سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف وفیسر شاہ فرید الحق شامل ہے۔ ان علماء کرام نے امریکہ برطانیہ کینڈا، مغربی، جرمنی، اسپین، تیونس، لیبیا، مصر، الجزائر ترکی سمیت

دنیا کے اٹھارہ ممالک کا ساڑھے تین ماہ کا طویل دورہ کیا اس دورے ہی میں انہوں نے تقریباً ایک لاکھ میل سے زائد سفر کیا اور 6 سے زیادہ خطابات کیے۔ اور بیرونِ ممالک بسنے والے مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف پاکستان کی اسمبلی کے متفقہ فیصلے اور مسلمانانِ پاکستان کی تاریخ ساز جدوجہد سے آگاہ کیا۔ اس دور کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد قادیانیوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور دنیا بھر میں قادیانیوں کے تقریباً 80 فیصد مراکز بند ہو گئے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء

26 اپریل 1984ء کو صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے آئینی ترمیم کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کیلئے ایک صدارتی آرڈیننس بنام امتناع قادنیت آرڈیننس 1984ء جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں اور لاہوریوں کو ایسے تمام امور جن میں مرزا کے وارثوں کیلئے امیرالمومنین ساتھیوں کیلئے صحابہ اس کے خاندان کیلئے اہل بیت ان کی جائے عبادت کو مسجد کا نام دینے مسلمان کی طرح اذان دینے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اپنے عقیدے کی دعوت تبلیغ کرنے اور اس پر امور انجام دینے سے روک دیا گیا جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر انگیختہ ہوں۔

15 جولائی 1984ء کو قادیانی جماعت راولپنڈی کے امیر حبیب الرحمٰن نے مرزا طاہر کے ایما پر اس آرڈیننس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں ایک اپیل دائر کی۔ وفاقی شرعی عدالت کے فل بینچ نے اکیس روز کی سماعت کے بعد 12 اگست 1984ء کو اپیل خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ یہ آرڈیننس قادیانیوں کے عقیدے کی آزادی اور انہیں

اپنے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا یہ آرڈیننس 1974ء کی آئینی ترمیم کا نتیجہ ہے جس کے ذریعے اسلامی شریعت کی مطابقت میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور جسے قادیانیوں نے بڑی دیدہ دلیری سے مسترد کیا۔ اس لئے یہ آرڈیننس قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیے جانے اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے نتیجے میں ہے۔

قادیانیوں کے دونوں گروہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت بنچ میں آئین کے ارٹیکل (F.203) کے تحت اپیلیں دائر کیں جو بعد میں واپس لیے جانے کی بنا پر مسترد کر دی گئیں۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت ص583)

باہتمام
دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ
رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال